REGD No. L. 5254

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور

یوم یکشنبہ — فی پرچہ ۱ر

جلد ۳ | ۱۳ امان ۱۳۲۸ ھش ۱۳ مارچ ۱۹۴۹ء | نمبر ۶۰

قراردادِ مقاصد منظور ہو گئی

حزب مخالف کی تمام ترمیمیں حذف ہو گئیں

کراچی ۱۲ مارچ۔ آج شام پاکستان مجلس دستور ساز نے قرارداد مقاصد منظور کر لی۔ یہ قرارداد ۷ مارچ کو وزیر اعظم نے پیش کی تھی۔ حزب مخالف نے اس میں ۱۹ ترمیمیں پیش کیں۔ لیکن ان میں سے کوئی منظور نہ ہو سکی۔

بحث کا جواب دیتے ہوئے وزیر اعظم نے حزب مخالف کے لیڈر مسٹر چٹو پادیا کے اس اعتراض کا جواب دیا۔ جس میں کہا گیا تھا۔ کہ لاہور کے بعض علماء نے ٹریکٹ شائع کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ اسلام جمہوریت کے خلاف ہے۔ وزیر اعظم نے کہا مسٹر چٹو پادیا جیسے عقلمند آدمی کو ایسے غلط پروپیگنڈا سے غلط فہمی پیدا نہیں ہونی چاہیئے۔ وہ لوگ جو اسلام کے مخالف اور دشمن ہیں۔ وہ بھی اسلام کی اس خوبی کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ اسلام نے اس قسم کا اعلےٰ جمہوری نظام پیش کیا ہے۔ جو تمام بنی نوع انسان کی معاشی سماجی تمدنی مذہبی اور اخلاقی بنیادوں پر استوار ہے۔

چودھری ظفر اللہ خان نے قرارداد کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ اسلام میں سیاست اور مذہب علیحدہ نہیں ہیں۔ اسلام کی تمام تر بنیاد عقل و فراست پر ہے۔ اور وہ اپنے ماننے والوں کو بار بار اسی طرف متوجہ کرتا ہے۔

مجلس دستور ساز کا اجلاس تاریخ کے تعین کے بغیر ملتوی ہو گیا۔

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۲ مارچ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت پاؤں میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت کان میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

محترم نواب عبد اللہ خان صاحب کی علالت

محترم نواب صاحب کو رات خدا تعالےٰ کے فضل سے نیند اچھی آ گئی اور دوپہر تک طبیعت اچھی رہی۔ اسکے بعد کچھ ضعف کی شکائت شروع ہو گئی۔ دل اور خون کے دباؤ کی حالت پہلے جیسی ہے۔ احباب جماعت اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خاص طور پر درخواست ہے کہ محترم نواب صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(ڈاکٹر) مرزا منور احمد

مکرم صوفی مطیع الرحمن صاحب کے لئے درخواست دعا

مکرم صوفی مطیع الرحمن صاحب کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے کچھ بہتر ہے گو ابھی تک خطرے سے باہر نہیں ہوئی۔ احباب جماعت خاص طور پر دعائیں جاری رکھیں۔ خاکسار۔ مرزا منور احمد

کشمیر میں عارضی صلح کی حدود کا فیصلہ

نئی دہلی۔ ۱۲ مارچ۔ پاکستان اور ہندوستان کے نمائندوں اور اتحادی کمیشن کے درمیان کشمیر میں عارضی صلح کی حدود قائم کرنے کے لئے جو اجلاس منعقد ہو رہا تھا۔ آج اس نے اپنے فیصلے کا اعلان کر دیا۔ جس کے مطابق منادر سے ٹیٹوال تک اور ٹیٹوال سے کیران تک حد مقرر کی گئی ہے۔ چکوٹی اور ٹیٹوال کے درمیان جو تھوڑا سا علاقہ ہے اس کی حدود کا تصفیہ دونوں کمانڈر کریں گے۔ یہ حدود اس حد کے ساتھ مطابق ہیں۔ جو جنگ بند کرنے کے وقت تھیں۔

جرائم کی تعداد میں کمی

لاہور ۱۲ مارچ۔ مغربی پنجاب میں جرائم کی رفتار بتدریج کم ہوتی جا رہی ہے۔ اس سلسلے میں جنوری کے مہینے کے اعداد و شمار مرتب ہو چکے ہیں۔ جن کا مقابلہ پچھلے مہینوں سے حسب ذیل ہے۔ اگست ۱۹۴۸ء۔ ۸۹۳ (کل صوبے میں وارداتوں کی تعداد)

ستمبر ۱۹۴۸ء ۵۰۱۵۔ اکتوبر ۱۹۴۸ء ۵۲۱۴

دسمبر ۱۹۴۸ء ۴۱۸۹۔ جنوری ۱۹۴۹ء ۳۸۴۳

کسی ملک میں جرائم کی صحیح رفتار کا صحیح اندازہ قتل اور ڈکیتی کی وارداتوں سے کیا جاتا ہے۔ ان وارداتوں میں بھی بتدریج کمی ہوتی جا رہی ہے۔ گزشتہ چند مہینوں میں اس قسم کے جرائم کی رفتار یہ تھی

ستمبر ۱۹۴۸ء — ۱۳۷

اکتوبر " ۱۲۸

دسمبر " ۱۱۰

جنوری ۱۹۴۹ء ۱۰۴

جنوری کے کل اعداد و شمار میں معمولی چوریوں کی ۱۳۸۲ اور نقب زنی کی ۸۹۸ وارداتیں شامل ہیں۔

سردار ابراہیم کو ہدیہ تبریک

مظفر آباد ۷ ارمارچ۔ کل مظفر آباد میں ہزاروں لوگوں نے آزاد کشمیر حکومت کے نئے صدر کو ان کے دوبارہ انتخاب پر مبارکباد پیش کی۔ اور مسرت کا اظہار کیا۔

برما میں سرکاری فوجوں کی پیشقدمی

رنگون ۱۲ مارچ۔ باغی فوجیں مانڈلے سے ۱۲ میل کے فاصلے پر سرکاری فوجوں سے برسر پیکار ہیں۔ آج ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ سرکاری فوجوں نے کیران سے کئی اور اہم مقامات چھین لئے ہیں۔

جاپان سے اشیاء درآمد کرنے والے سکیپ مشن کے رئیس سے ملیں

جن لوگوں کے پاس ایسے کار آمد درآمدی لائسنس موجود ہیں۔ جن کی بناء پر وہ عرصہ رواں میں کپڑے اور سوت کے سوا باقی اشیاء جاپان سے درآمد کر سکتے ہیں۔ ان سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ جس قدر جلد ممکن ہو وہ سکیپ (جاپانی) مشن کے رئیس مسٹر ہیچلے سے پیلس ہوٹل کے کمرہ نمبر ۱ میں ملیں۔ تاکہ ۳۰ جون ۱۹۴۹ء سے قبل ان اشیاء کی درآمد کے امکانات اور ان مشکلات کے متعلق جو انہیں پیش آ رہی ہیں تبادلہ خیال کیا جا سکے۔

میجر جنرل عبد الرحمن کا پروگرام

لاہور ۱۲ مارچ۔ ہندوستان میں پاکستان کے ڈپٹی ہائی کمشنر میجر جنرل عبد الرحمن خان جو چند روز کے لئے لاہور آئے ہوئے تھے۔ نئی دہلی روانہ ہو چکے ہیں۔ وہاں انہوں نے دونوں ملکوں کے کمیشن کے اجلاس میں شرکت کی جو ۱۱۔۱۲ مارچ کو ہوا اب وہاں سے آپ واپس لاہور آئیں گے۔ اور پھر جالندھر جائیں گے۔

ٹریفک کے نشانات کے رنگ میں تبدیلی

لاہور ۱۲ مارچ۔ مغربی پنجاب میں سڑک کے نشانات پر سفید اور سیاہ رنگ لگانے کا طریقہ بدل دیا گیا ہے۔ اب نشانوں پر پیلا رنگ ہو گا۔ جو ٹریفک کا رنگ کہلاتا ہے۔ اور اس پر سیاہ حروف لکھے ہونگے اس تبدیلی کے متعلق اخبارات میں کچھ خیال آرائی کی گئی ہے۔ اس سلسلے میں چیف انجینیئر پی۔ ڈبلیو ڈی۔ (سڑکیں و عمارات) نے اس تبدیلی کی وجہ بتائی ہے۔ آپ کا بیان ہے کہ ٹریفک کا پیلا رنگ دنیا کے اکثر ملکوں میں استعمال ہوتا ہے۔ جن میں امریکہ۔ آسٹریلیا اور ہندوستان اور آسٹریلیا کے اکثر حصے شامل ہیں۔ سڑکوں کے نشان اور میلوں اور فرلانگوں کے نشانوں پر وہاں یہی رنگ کیا جاتا ہے۔ تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ سفید رنگ بہت جلد میلا ہو جاتا ہے۔ اور ہر سال کرانا پڑتا ہے۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔ اے۔ ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر دفتر میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

رفتارِ عالم

ہفتہ بھر کے اہم واقعات پر ایک نظر

(خورشید احمد)

(۱) قرارداد مقاصد کے سلسلے میں مسٹر لیاقت علی خان کی تقریر (۲) آزاد کشمیر کی وزارت کا استعفیٰ (۳) سرحد اور سندھ کے بجٹ (۴) سکھوں کی ایجی ٹیشن (۵) ریاست بھوپال کا مستقبل (۶) بیس لاکھ افراد کی قبول اسلام پر آمادگی (۷) شرق اردن اور اسرائیل کے درمیان سمجھوتہ

پاکستان

(۱) ۷ مارچ کو مسٹر لیاقت علی خان نے قرارداد مجلس دستور ساز میں پیش کر دی۔ جس میں پاکستان کے آئندہ آئین کے بنیادی نکات واضح کئے گئے ہیں۔ قرارداد پیش کرتے ہوئے مسٹر لیاقت علی خان نے ایک اہم تقریر فرمائی۔ جس میں قرارداد کے مختلف حصوں کو واضح کرتے ہوئے آپ نے ان امور پر زور دیا۔

(۱) حکومت اللہ تعالیٰ کی ایک مقدس امانت ہے۔ جو اس نے اپنے بندوں کو اس غرض سے دی ہے۔ کہ اسے نوع انسان کی خدمت اور بھلائی کے لئے استعمال کیا جائے۔

(۲) اعتقادات اور اندرونی معاملات میں مسلمانوں کے تمام فرقوں کو پوری آزادی ہوگی۔ کسی فرقہ کو خواہ وہ اقلیت میں ہو۔ یا اکثریت میں یہ اجازت نہیں ہوگی۔ کہ وہ دوسروں سے جبراً اپنی بات منوائے۔

(۳) مسلمانوں کے لئے اسلام کی تعلیم پر انفرادی اور اجتماعی طور پر عمل کرنے کے لئے پورے مواقع مہیا کئے جائیں گے۔

(۴) اسلامی تعلیم کے مطابق اقلیتوں کو پوری مذہبی اور تمدنی آزادی حاصل ہوگی۔

حزب مخالف نے قرارداد مقاصد میں ۱۹ ترمیمیں کرنے کا نوٹس دیا ہے۔

(۲) جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کی قرارداد کے مطابق حکومت آزاد کشمیر کی کابینہ مستعفی ہو گئی ہے۔ لیکن صدر مسلم کانفرنس نے سردار ابراہیم ہی کو دوبارہ حکومت کا صدر نامزد کر دیا ہے۔ آپ چند دنوں میں نئی کابینہ مرتب کر لیں گے۔

(۳) ۷ مارچ کو سرحد اسمبلی میں ۵۰-۱۹۴۹ء کا میزانیہ پیش کر دیا گیا۔ جس میں ۳ کروڑ ۶۶ لاکھ ۶۴ ہزار روپے کی آمدنی کے مقابلہ میں ۳ کروڑ ۸۱ لاکھ ۸۴ ہزار خرچ دکھایا گیا۔ گویا ۱۴ لاکھ ۱۵ ہزار کا خسارہ رہے گا۔ حکومت نے صنعتی اور تعلیمی ترقی کے لئے کافی گنجائش رکھی ہے۔ خسارے کو پورا کرنے کے لئے جو نئے ٹیکس لگائے گئے ہیں۔ ان میں تانگوں اور سائیکلوں پر ٹیکس بھی شامل ہے۔

اس ہفتہ سندھ کے لئے وزیر اعظم سیٹھ یوسف عبداللہ ہارون نے بھی سندھ کا آئندہ بجٹ پیش کیا۔ اس بجٹ میں ایک کروڑ ۷۲ لاکھ ۸۵ ہزار روپیہ کا خسارہ دکھایا گیا ہے۔ گر بکری ٹیکس اور مرکزی حکومت سے حاصل کردہ رقم کے بعد یہ خسارہ ۹۶ لاکھ ۶۸ ہزار رہ جاتا ہے۔ کئی ایک نئے ٹیکس تجویز کئے گئے ہیں۔

(۴) ۱۱ مارچ کو گورنر جنرل پاکستان نے پاکستان سیکورٹی پرنٹنگ پریس کا سنگ بنیاد رکھ دیا۔

ہندوستان

(۱) اکالی سکھوں نے حکومت کے خلاف ایجی ٹیشن شروع کر رکھی ہے۔ چنانچہ مشرقی پنجاب کے مختلف مقامات میں اکالی قانون کی خلاف ورزی کر رہے ہیں اور گرفتار ہو رہے ہیں۔ حکومت نے مشرقی پنجاب کے متعدد اخبارات کو حکم دے دیا ہے۔ کہ وہ اس ایجی ٹیشن کی کوئی خبر شائع نہ کریں۔

سردار پٹیل اور مہاراجہ پٹیالہ نے سکھوں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ غیر آئینی ایجی ٹیشن بند کر دیں۔ اور آئینی طور پر اپنے مطالبات منوانے کی کوشش کریں۔

(۲) مختلف ریلوے یونینوں نے ہڑتال کرنے کی جو کوشش کی تھی۔ حکومت کے اعلان کے مطابق وہ ناکام رہی ہے۔ صرف چند ایک مقامات پر ہڑتال ہوئی۔ کلکتہ میں ہڑتالیوں نے پولیس پر بم پھینکے لیکن حالات پر قابو پا لیا گیا ہے۔

(۳) انڈین یونین اور ریاست بھوپال کے درمیان ایک عرصہ سے گفت و شنید جاری تھی۔ بعض عناصر کی کوشش تھی کہ ریاست کی علیحدہ حیثیت کو ختم کر کے اسے کسی صوبے یا ریاستی یونین میں مدغم کر دیا جائے۔

سٹیٹسمین کا بیان ہے کہ اس سلسلے میں سمجھوتہ ہو گیا ہے جس کا عنقریب اعلان کر دیا جائے گا۔ سمجھوتے کے مطابق ریاست پر مرکز کا کنٹرول رہے گا۔ لیکن اسے کسی صوبے یا ریاست میں مدغم نہیں کیا جائے گا۔

دنیائے عرب

(۱) شرق اردن اور یہودی حکومت کے درمیان عارضی سمجھوتہ پر لڑائی بند کر دینے کا سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ شام نے بھی یہودیوں سے صلح کی بات چیت کرنے پر آمادگی ظاہر کر دی ہے۔ شام کی حکومت کے ایک نمائندے نے کہا جب باقی عرب ریاستوں کی اکثریت نے یہ دعوت قبول کر لی ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ شام یہودیوں کے مقاطعہ پر مصر رہے۔

(۲) کیپ ٹاؤن میں مقیم مصری سفیر نے مصر کی وزارت خارجہ کو اطلاع دی ہے کہ جنوبی افریقہ کے ۲۰ لاکھ باشندے مذہب اسلام قبول کرنا چاہتے ہیں۔ مصر کی حکومت ان لوگوں کے لئے مذہبی لٹریچر بھجوانے کا انتظام کر رہی ہے۔

چین

چین کے وزیر اعظم ڈاکٹر سن فو نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ جو چین کے قائمقام صدر نے منظور کر لیا ہے۔ آپ نے ۲۶ دسمبر ۱۹۴۸ء کو وزارت مرتب کی تھی۔

چین کی جنگ کے متعلق متضاد خبریں آ رہی ہیں۔ ایک اطلاع کے مطابق کمیونسٹوں سے صلح کی بات چیت میں کافی ترقی ہوئی ہے۔ دوسری خبر میں بتایا گیا ہے۔ کہ کمیونسٹ دریائے ینگسی کے دفاعی مورچوں کے خلاف بڑے پیمانے پر حملہ کی تیاریاں کر رہے ہیں۔

یورپ

(۱) روس کی وزارت خارجہ اور وزارت تجارت میں جو تبدیلیاں گذشتہ ہفتہ ہوئیں۔ ان کے متعلق قیاس آرائیوں کا سلسلہ جاری ہے۔

خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ان تبدیلیوں سے پالیسی میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ لندن کے ذمہ دار حلقوں کا بیان ہے۔ وزارت خارجہ سے مولوٹوف کی علیحدگی ان کی پالیسی پر نکتہ چینی کا اظہار نہیں ہے۔ بلکہ سٹالین جو سنجیدگی کے ساتھ اپنے جانشینی کے مسئلہ پر غور کر رہا ہے۔ اب مولوٹوف سے زیادہ ذاتی تعلق رکھنا چاہتا ہے۔ تاکہ وہ اس کا جانشین بن سکے۔

(۲) فن لینڈ کی کمیونسٹ پارٹی نے اعلان کیا ہے۔ کہ اگر روس کی کسی ملک سے جنگ چھڑ گئی۔ تو فن لینڈ کے کمیونسٹ روس کی مدد کریں گے۔

اٹلی فرانس اور امریکہ کی کمیونسٹ پارٹیوں کی طرح اسی نوعیت کے اعلان کئے جا چکے ہیں۔

پاکستانی امیدواروں کے لئے اقوام متحدہ کا

مضمون نویسی کا مقابلہ اور فیلوشپ

اقوام متحدہ نے اپنے مضمون نویسی کا مقابلہ اور فیلوشپ میں پاکستانی امیدواروں کو شرکت کی اجازت دے دی ہے۔ مضمون جس کا عنوان "انسانی حقوق کے عالمی اعلان کا نفاذ" ہے۔ انگریزی میں یا مقابلہ میں شرکت کرنے والے کی اپنی زبان میں لکھا جا سکتا ہے۔ یہ مضمون تقریباً دو ہزار الفاظ کا ہونا چاہیئے۔ اگر مضمون انگریزی میں لکھا جائے۔ تو اس کی ٹائپ کی ہوئی دس زائد کاپیاں اور مقابلہ میں شرکت کرنے والے کی اپنی زبان میں لکھا جائے۔ تو اس کے ساتھ اس کے انگریزی ترجمہ کی ٹائپ کی ہوئی گیارہ کاپیاں آنی چاہئیں۔

مقابلہ میں شریک ہونے والے مردوں اور عورتوں کی عمر ۲۵ سے ۳۵ سال تک ہونی چاہیئے۔ اور جب وہ اپنے مضامین بھیجیں۔ تو اپنی عمر اور پاکستان میں سکونت کا ثبوت بھی بہم پہنچائیں۔

امیدواروں کو فرانسیسی۔ ہسپانوی یا انگریزی زبانوں میں کافی مہارت ہونی چاہیئے۔ اس کے متعلق ایک سرٹیفکیٹ پیش کرنا ہوگا۔ کیونکہ لیک سیکس کے قیام سے فائدہ اٹھانے کے لئے ان زبانوں میں سے کسی ایک میں مہارت ضروری ہے۔ امیدواروں کو انگریزی میں پانچ سو الفاظ کا ایک بیان دینا ہوگا۔ جس میں بتایا گیا ہو۔ کہ اسکو اقوام متحدہ کے کسی قسم کے کام میں خصوصی دلچسپی ہے۔ اور وہ لیک سیکس میں اقوام متحدہ کی کسی خاص سرگرمی یا سرگرمیوں کا مطالعہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس بین الاقوامی مقابلہ میں کامیابی حاصل کرنے والے دس امیدواروں کو قومی کمیٹی کے تجویز کردہ طریقہ کے مطابق ان کے سکونتی شہر سے لیک سیکس تک آمد و رفت کا سفر مفت کرایا جائیگا۔ جس کے دوران میں الاؤنس بھی دیا جائیگا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اقوام متحدہ کفایت سے انتظامات کرے گی۔ نیویارک کے علاقہ میں دس ڈالر (۳۲ روپیہ یومیہ) الاؤنس بھی دیا جائیگا۔ انعام یافتگان کے اپنے گھر سے روانہ ہونے سے پہلے سفر واپسی کا انتظام کیا جائے گا۔ تاکہ یہ یقینی ہو جائے۔ کہ ان کا قیام تیس دن سے زائد نہیں ہوگا۔ جو انعام یافتگان اپنے قیام و طعام کے متعلق پوری ذمہ داری اپنے اوپر لے سکتے ہیں۔ انہیں زیادہ ٹھہرنے کی اجازت دی جا سکتی ہے۔

اقوام متحدہ نے جو فیلوشپ پیش کی ہے۔ اس سے یکم اگست سے ۱۵ ستمبر تک یا جنرل اسمبلی کے شروع ہونے سے ۳۰ نومبر تک فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

پاکستان اور اس میں شامل شدہ ریاستوں کے امیدواروں کو اپنے مضامین مذکورہ بالا ضروری کاغذات کے ساتھ صوبے یا ریاست کے ڈائرکٹر تعلیمات یا چیف انسپکٹر آف سکولز کے نام زیادہ سے زیادہ ۲۸ مارچ ۱۹۴۹ء تک بھیج دینے چاہئیں۔ کراچی سے شریک ہونے والے امیدواروں کو اپنے مضامین مسٹر میر محسن قائم مقام سکرٹری پاکستان بوائے اسکاؤٹس ایسوسی ایشن ڈائرکٹر آف ریسیٹلمنٹ اینڈ ایمپلائمنٹ کراچی کے نام بھیجنے چاہئیں۔

روزنامہ

الفضل

۱۳ مارچ ۱۹۴۹ء

ضرورت ہے الٰہی طبیب کی

ایک معاصر نے خان لیاقت علی خاں وزیر اعظم پاکستان کی قرارداد مقاصد کے متعلق اپنے اداریہ میں فرمایا ہے:۔

"اس مرحلے پر ہمیں اس امر کا احساس ہے۔ کہ بعض بدگمان لوگ دستور ساز اسمبلی کے اس اقدام کی قدر افزائی پوری پوری طرح نہیں کریں گے۔ وہ کہیں گے یہ قدم قوم کے متفقہ اور مسلسل مطالبے سے مجبور ہو کر اٹھایا گیا ہے۔ بعض لوگ یہ بات بھی کہتے ہوئے سنے گئے ہیں۔ کہ یہ قرارداد مقاصد جو اللہ تعالیٰ کی حاکمیت ریاست پاکستان کی نیابتی حیثیت اور اسلامی شریعت کے نفاذ کے مضامین پر مشتمل ہے۔ کمیونزم کے خطرے کو دور کرنے کے لئے مرتب کی گئی ہے۔ لیکن ہم پورے عزم و یقین کے ساتھ کہیں گے کہ خواہ یہ حالات کے ناگزیر تقاضوں کا نتیجہ ہو۔ خواہ رائے عامہ کے دباؤ نے یہ کرشمہ دکھایا ہو۔ مگر اس حقیقت کا اعتراف کر لینا چاہیئے۔ کہ یہ قرارداد مقاصد دستور ساز اسمبلی کے ارکان کی اکثریت ہی کے عزم و ارادہ کی پیداوار ہے۔ علی الخصوص مولانا شبیر احمد عثمانی نے جو جدوجہد و سعی فرمائی ہے۔ اور مسٹر لیاقت علی خاں وزیر اعظم نے اس راہ میں جو خدمت کی ہے۔ اور بعض دوسرے دینی مزاج رکھنے والے ارکان نے جو تگ و دو کی ہے۔ اس کی ناقدری کرنا ظلم ہوگا۔ ہمیں تسلیم کر لینا چاہیئے۔ کہ یہ قرارداد اپنی تمام کمیوں کے باوجود دستور ساز اسمبلی کے ارکان ہی کی آواز ہے۔ ان کی مشکلات کا ہمیں علم ہے۔ ان میں سے اکثر ایسے حضرات ہیں جنہیں اسلام کا اجمالی علم بھی نہیں۔ ایسے بھی ہیں۔ جنہیں علم تو ہے۔ مگر اس علم کا سرچشمہ یورپ کے کافر "عالمان دین" ہیں۔ اور جو اسلام کو ایک فرسودہ نظام حیات تصور کرتے ہیں۔ ایسے بھی ہیں۔ جو ذاتی طور پر تو اسلام کو کوئی قابل فخر شے نہیں سمجھتے۔ مگر کفر و باطل کے غلبہ عمومی کے باعث وہ اس پر پاکستان کا نظام حیات مبنی کرتے ہوئے شرماتے ہیں۔ اور ایسے بھی ہیں۔ جو ہندوستان کے غیر مسلموں اور پاکستان کی اقلیتوں کی طرف دیکھ کر گھبرا جاتے ہیں۔ کہ اس دور لادینی میں اسلام کا نام لینا۔ آخر دنیا کیا کہے گی

لیکن جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا۔ ہمارے اکابر کا سینہ اللہ تعالیٰ نے کھول دیا۔ اور انہوں نے وہ قرارداد پیش کر دی۔ جس کی تشریح میں مسٹر لیاقت علی خاں کی مفصل تقریر کی تعریف نہ کرنا بے انصافی ہوگی۔"

معاصر کے اس بیان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ آپ کو بہرحال اس قرارداد کے پیش ہونے پر باوجود اس کی کمیوں کے کافی اطمینان ہو گیا ہے۔ اور اس اطمینان کی وجہ بظاہر یہی معلوم ہوتی ہے۔ کہ آپ جو یہ چاہتے تھے۔ کہ پاکستان کے دستور میں اس اساس کو قبول کر لیا جاوے۔ سو آپ کی وہ مرضی پوری ہو گئی ہے۔ اگر کسی بچہ کی ضد کو پورا کر دیا جائے۔ تو اس کے بعد وہ ضرور مطمئن ہو جانا چاہیئے۔ اگرچہ کبھی وہ نہیں بھی ہوتا۔ خاصکر جبکہ وہ مچل گیا ہو۔ اور ضد صرف ضد کے لئے یعنی فن لطیف کے نقطۂ نظر سے کرتا ہو۔ کم سے کم اس سے اتنا ضرور ممکن ہو گیا ہے۔ کہ اگر اس طرف سے اطمینان ہو گیا ہو۔ تو وہ لوگ جن کے دل میں غلبۂ اسلام کا صحیح جذبہ پیدا ہوا ہے۔ وہ اس طرف سے مطمئن ہو کر ان باتوں کی طرف متوجہ ہونے کی فرصت بھی نکال سکینگے جو غلبہ اسلام کے لئے اختیار کرنی ضروری ہیں۔

حکومت کی طرف سے اس طرح مطمئن ہونے کے بعد اب جو بات سب سے پہلے قابل غور ہے وہ ہے۔ جس کا ذکر مندرجہ ذیل عبارت میں کیا گیا ہے:۔

"دوسری بات جو اسلامی اسٹیٹ کے دستور اور اس کے مقصد اور اسکی اصلاحی نوعیت۔ پر غور کرنے سے خود بخود واضح ہو جاتی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ایسے اسٹیٹ کو صرف وہی لوگ چلا سکتے ہیں جو اس کے دستور پر ایمان رکھتے ہوں۔ جنہوں نے اس کے مقصد کو اپنی زندگی کا مقصد بنایا ہو۔ اور جو اس کے اصلاحی پروگرام سے نہ صرف پوری طرح متفق ہوں۔ نہ صرف اس میں کامل عقیدہ رکھتے ہوں۔ بلکہ اس کی اسپرٹ کو اچھی طرح سمجھتے بھی ہوں۔ اور اس کی تفصیلات سے واقف بھی ہوں۔"

معاصر مذکور نے تسلیم کیا ہے۔ کہ اگرچہ اسمبلی کے ارکان میں اکثر ایسے ہیں۔ جو کسی نہ کسی طرح سے اسلامی نظام کو چلانے کے ناقابل ہیں۔ لیکن آپ اس لئے مطمئن ہو گئے ہیں۔ کہ پھر بھی یہ دستور ساز اسمبلی کے ارکان ہی کی آواز ہے۔ آپ نے ان لوگوں کا تو ذکر کیا ہے۔ جو کسی نہ کسی وجہ سے اس کے ناقابل ہیں۔ لیکن آپ نے دستور ساز اسمبلی کے ایک بھی ایسے رکن کا نام نہیں لیا۔ جو اس کے چلانے کا اہل ہے۔ خیر اتنا ہی کافی ہے۔ کہ آپ کسی حد تک مطمئن ہو گئے ہیں۔ اور آپ کو اب دوسری طرف توجہ دینے کی کافی فرصت مل گئی ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہیں۔ کہ یا تو وہ تمام ارکان اسمبلی اور ان لوگوں کو جن کے ہاتھوں میں پاکستان کی زمام حکومت ہے۔ کسی نہ کسی طرح نظام اسلامی چلانے کا اہل بنا دے۔ اور ان کی وہ کمیاں پوری کر دے۔ جن کا ذکر معاصر نے کیا ہے۔ اور یا اگر ایسا نہ ہو تو ان کو ہٹا کر ان کی جگہ ایسے لوگوں کو مقرر ہونے کا سامان کر دے۔ جو اس کو چلانے کے اہل ہوں۔

اب جو شخص بھی غور کرے گا۔ مندرجہ بالا دونوں باتیں موجودہ حالات میں ناممکن نظر آتی ہیں۔ نہ تو پہلے لوگ کسی جادو سے فوراً اہل بن سکتے ہیں۔ اور نہ ملک میں ہم کو ایسے دوسرے اہل لوگ نظر آتے ہیں۔ کہ پہلوں کو ہٹا کر جن کے ہاتھ میں اختیارات دے دیئے جائیں۔

ظاہر ہے۔ کہ ایمان کسی کے دل میں زبردستی نہیں ٹھونس جا سکتا۔ دنیا میں شاذ و نادر ہی ایسا ہوا ہے۔ کہ معمولی حالات میں ایک آدمی نے اپنی تمام زندگی تو ایک خاص طرز اور ایک خاص ماحول میں پرورش کی ہو۔ لیکن ایک دن جب وہ صبح سو کر اٹھے۔ تو رات ہی رات میں اسکی قلب ماہیت ہو چکی ہو۔ یہ تو واحد فرد کا معاملہ ہے۔ لیکن ایک قوم کی قوم کی قلب ماہیت کا معاملہ تو نہایت نازک ہے۔ ہم نے قوم اس لئے کہا ہے۔ کہ اسلامی نظام کو چلانے کی اہلیت میں جو ایمان کی شرط ہے۔ وہ صرف حکومت کے ارکان تک ہی محدود نہیں ہے۔ بلکہ اس تمام قوم پر حاوی ہے۔ جس پر یہ نظام مسلط کیا جاتا ہے۔

سوال یہ ہے۔ کہ موجودہ پاکستان میں ایسی قوم موجود ہے؟ جواب ضرور نفی میں ہوگا۔ لہذا یہ ثابت ہے۔ کہ یہاں ابھی ایسی قوم تیار کرنی ہے۔ جب تک ایسی قوم تیار نہ ہوگی۔ اس وقت تک لاکھ نظام اسلامی ہو۔ اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ اس میں سب متفق ہوں گے۔ اب اگر دستور میں اسلامی نظام کی اساس قرارداد مقاصد کی روشنی میں مستحکم کر دی جائے۔ تو پھر مشکل ترین عقدہ جو حل طلب ہے۔ وہ ایسی قوم پیدا کرنا ہوگا۔ جو اس نظام کو چلا سکے۔

اسلامی نظام سے ہم وہی نظام سمجھتے ہیں۔ جو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مدینہ منورہ میں قائم کیا تھا۔ اور جو خلفائے راشدہ کے عہد تک مسلمانوں میں قائم رہا۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ وہ قوم جس میں یہ نظام قائم ہو سکا۔ کس طرح بنی تھی۔ اگر ہم اسلامی نظام سے خلافت راشدہ کا سا نظام سمجھتے ہیں۔ تو لامحالہ ہمیں پاکستان میں یا جہاں کہیں بھی ویسا نظام کام کرتا ہوا دیکھنا منظور ہوگا۔ اس ذہنیت کی قوم ماننی پڑے گی اور یا پہلے ویسی قوم موجود نہ ہوگی۔ تو ویسی بنانا پڑے گی۔ اس لئے یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ ہم دیکھیں کہ اس قوم کی ساخت میں کن کن موثرات کا دخل تھا۔ ہم یہاں تمام انسانوں کو فطرتاً یکساں تصور کر لیتے ہیں۔ اور مان لیتے ہیں۔ کہ جیسا انسان اس وقت کا عرب تھا۔ ویسا ہی انسان آجکل کا پاکستانی بھی ہے۔ اس لحاظ سے ان دونوں میں ہم کوئی فرق نہیں کرتے۔ چونکہ پاکستان میں اس وقت کوئی ایسی قوم نہیں۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ ایسی قوم پیدا کی جائے۔ اب آؤ ہم دیکھیں کہ اس وقت کونسی باتیں موجود ہو گئی تھیں۔ کہ جنہوں نے عربوں کو ایک ایسی قوم بنا دیا تھا۔ جس میں خلافت راشدہ کا سا اسلامی نظام قائم ہو گیا تھا۔ جہاں تک ہم غور کرتے ہیں۔ اس وقت دو چیزیں جمع ہو گئی تھیں۔

(۱) کلام اللہ (۲) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔

اس وقت پاکستان میں پہلی چیز یعنی کلام اللہ تو مکمل موجود ہے۔ دوسری چیز یعنی اسوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں سے صرف اس کا ادھورا اور نامکمل بیان موجود ہے۔ جو بیشک بے حد کارآمد ہے۔ لیکن ہماری آنکھوں کے سامنے وہ زندہ چیز موجود نہیں۔ جو اس وقت کے مسلمانوں کے سامنے موجود تھی۔ اگر ہم غور کریں۔ تو ثابت ہوگا۔ کہ یہی سب سے بڑا موثر تھا۔ جس کی وجہ سے وہ قوم ظہور میں آئی تھی۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اگرچہ کلام اللہ اب بھی بعینہٖ اسی صورت میں ہمارے پاس موجود ہے۔ لیکن اب دنیا کے کسی خطہ میں ویسی قوم نہیں جیسی کہ خلافت راشدہ کے وقت مسلمانوں کی قوم تھی۔ اگر ایسا ہوتا۔ تو رونا ہی کاہے کا تھا۔ بیشک کلام اللہ ہمیں دوبارہ زندہ کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ لیکن جس طرح سورج کی روشنی اندھے کو کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔ اسی طرح جب تک ہماری آنکھیں نہ ہوں گی۔ جن سے ہم قرآن کریم کی روشنی دیکھنے کے قابل ہوں۔ تو اس کا کیا فائدہ۔ اس لئے کیا ضروری نہیں ہے۔ کہ جس طرح قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی آنکھیں ایک الٰہی طبیب نے کھول دی تھیں۔ اسی طرح اب بھی کوئی الٰہی طبیب ہی ہماری آنکھوں کو کھول دے۔ تاکہ جس طرح اس وقت کے عربوں نے اس سے فائدہ اٹھایا تھا۔ ہم بھی اٹھائیں۔ اور ویسی قوم بن جائیں۔ آپ بیشک نہ مانیں۔ لیکن اب الٰہی طبیب آ بھی چکا ہے۔ جو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی کے نسخہ کے استعمال سے پھر دنیا کی آنکھیں کھول رہا ہے۔ اور وہ قرآن کریم کی روشنی کچھ کچھ دیکھنے لگی ہے۔

مالِ تجارت پر زکوٰۃ کا حکم

احمدی تاجران کی آگاہی کے لئے مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا مندرجہ ذیل فتویٰ درج کیا جاتا ہے۔ تاکہ احباب کو ادائیگی زکوٰۃ میں سہولت ہو۔

"مال تجارت کے راس المال اور اس کے ان منافعوں پر جو کہ دوران سال میں ان سے حاصل ہوئے ہیں۔ خواہ یہ دونوں بصورت نقد ہوں۔ یا جنس یا دین اور قرض ہوں جن کی وصولی کی غالب امید ہو سکتی ہو۔ ان سب پر زکوٰۃ لازم ہے۔

جب راس المال پر سال گزر جائے۔ تو دوران سال میں جو منافع حاصل ہوئے ہیں۔ گو ابھی ان پر سال نہ گذرا ہو۔ تو بھی راس المال کے ساتھ ان کی بھی زکوٰۃ دینی لازم ہوتی ہے ہاں جو قرضہ ایسا ہے۔ کہ اس کے وصول ہونے کی امید نہیں۔ یا ضعیف سی امید ہے۔ اور غالب گمان یہی ہے۔ کہ وصول نہیں ہوگا۔ پس ایسے قرض اور دین پر زکوٰۃ نہیں۔ ہاں اگر باوجود امید نہ ہونے کے جب وہ وصول ہو جائے۔ تو پھر اسکی زکوٰۃ دینی لازم ہوتی ہے۔ مگر پیچھے نہیں۔ سب اہل اسلام کا اس پر عمل درآمد ہے۔"

(ناظر بیت المال)

قلب یورپ میں دین حق کی نمائندگی

اعلائے کلمۃ الحق کے لئے جرمنی میں تبلیغی مرکز کا قیام

(رپورٹ بابت ماہ فروری ۱۹۴۹ء)

(از مکرم جناب شیخ ناصر احمد صاحب مبلغ سوئٹزرلینڈ)

جیسا کہ خاکسار نے گذشتہ رپورٹ میں عرض کیا تھا۔ خاکسار جرمنی کے تبلیغی و تربیتی دورہ کی غرض سے ماہ جنوری کے آخر میں زیورک سے روانہ ہوا اور ۲۷ر جنوری کی صبح کو ہمبرگ پہنچا۔ وہاں دو ہفتہ قیام کا پروگرام تھا تاکہ احباب جماعت سے انفرادی اور اجتماعی مواقع پر ملاقات کی جا سکے۔ تبلیغ کے امکانات کو وسیع تر کرنے اور اس کے ساتھ ساتھ نومسلمین کی تربیت کی طرف توجہ دینے کی غرض خاکسار وقتاً فوقتاً اپنے دوروں کے ذریعہ پوری کرنے کی کوشش کرتا تھا خوشی کی بات ہے کہ اب برادرم چوہدری عبد اللطیف صاحب بی اے کے جرمنی میں لمبے عرصہ تک ٹھہرنے کا انتظام ہو گیا ہے۔ چنانچہ فی الحال انہیں اگست کے آخر تک ہیمبرگ میں ٹھہرنے کی سہولت مہیا ہو گئی ہے۔ خدا کرے کہ وہ عمدگی کے ساتھ اس اہم کام کو سرانجام دے سکیں اور خدا تعالیٰ کی نصرت اور تائید ان کی مشکلات کو کم اور کام کے نتائج کو زیادہ کرنے کا موجب بنے۔ آمین

جرمنی میں مبلغ کے ٹھہرنے کی اجازت ایک لمبی تگ و دو کا نتیجہ ہے۔ اس بارہ میں سب سے پہلے کوشش ۱۹۴۶ء کے شروع میں کی گئی تھی۔ لندن میں خاکسار پہلے برطانوی افسران کے پاس گیا۔ انہوں نے بتایا کہ فی الحال جرمنی جانے کی کوئی صورت نہیں۔ اس کے بعد امریکنوں کے پاس کوشش کی گئی۔ لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ اس کے بعد برطانوی حکام نے اصولی طور پر ہمارے مطالبہ کو منظور کر لیا۔ لیکن مدت پر مدت گذرتی گئی اور جرمنی جانے کا انتظام نہ ہوا۔ پھر تبلیغی و تربیتی دوروں کے ذریعہ کام کو سنبھالا گیا۔ اب جبکہ وہاں خدا کے فضل سے ایک ترقی کرنے والی مخلص جماعت قائم ہو چکی ہے۔ ایک مبلغ کا وہاں رہنا از حد ضروری تھا۔ سو خدا کا فضل ہے۔ کہ یہ مرحلہ طے ہو گیا۔

خاکسار کے دوران قیام میں پانچ مرتبہ اجتماعی طور پر احباب جماعت سے ملاقات ہوئی علاوہ ازیں انفرادی طور پر بھی ملاقاتیں کی گئیں۔ یہ امر خوشی کا باعث ہے کہ احباب جوش و اخلاص سے دین کو سیکھتے اور اس پر عمل کرتے ہیں ایک عرصہ سے چندوں کی تحریک بھی کی جا رہی ہے۔ چنانچہ احباب سلسلہ کی ایک حد تک مالی اعانت بھی کرتے ہیں۔

تبلیغ کے مواقع

ایک روز ایک نوجوان (HERR Brandes) ہر برانڈس سے ملاقات ہوئی اور انہیں اسلام کی خوبیوں سے آگاہ کیا۔ وہ تعلیم اسلام سے بہت متاثر ہیں اور شوق سے ہمارے اجتماعات میں حصہ لیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں صداقت کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ایک روز ہمارے بھائی ہر عبد الرحمٰن نائے ہوس کے والدین سے تبلیغی گفتگو کا موقع ملا۔ وہ عیسائیت سے بہت تنگ آ چکے ہیں اور صداقت کے متلاشی ہیں۔ پہلے وہ اپنے بیٹے کے مسلمان ہونے کو پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھتے تھے لیکن اب خود اس سے اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں ہدایت نصیب کرے آمین۔ ایک روز ہر عبد الرحمٰن نائے ہوس نے اپنے ایک دوست ہر عبد القادر شمیڈ سے ملاقات کرائی جو احمدیت میں دلچسپی لیتے ہیں۔

ہمارے احمدی بھائی ہر عبد الکریم ڈنکر کی اہلیہ تا حال عیسائی ہیں۔ ایکدن ان سے گفتگو کا موقعہ ملا۔ اور ان کے اس سوال کا مفصل جواب دیا کہ کیوں وہ عیسائیت کو ترک کر کے اسلام کو قبول کریں۔ خدا کے فضل سے ان پر اچھا اثر تھا وہ مطالعہ بھی کر رہی ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نارتھ ویسٹرن جرمن ریڈیو میں کام کرنے والے ایک صاحب HERR WILKINS سے واقفیت پیدا ہو گئی۔ انہوں نے ہمیں ایک روز ریڈیو سٹیشن بھی دکھایا ایک روز وہ ملنے آ گئے ان کی اہلیہ بھی ساتھ تھیں قرآن کریم کے موضوع پر ان سے گفتگو ہوئی اور انہیں بتایا کہ کس طرح یہ مقدس کلام ہر تبدیلی و تحریف سے پاک ہے

لیکچر کی دعوت

نوجوان سوشلسٹوں کی ایک انجمن نے اپنے ہاں ایک لیکچر کی خاکسار کو دعوت دی۔ چنانچہ خاکسار نے ابتداً ہندوستان کے حالات اور پھر اسلام کے متعلق عام فہم رنگ میں امور بیان کئے اسلام کی بعض خوبیاں پیش کیں۔ مذہب کی ضرورت پر زور دیا۔ بالآخر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کو پیش کیا اور بتایا کہ آئندہ نہ صرف دنیا مذہب کی طرف لوٹے گی بلکہ مذہب کی اصل اور مکمل صورت یعنی اسلام کو قبول کرے گی اس انجمن کے اراکین کے لئے یہ باتیں نئی تھیں تقریر کے بعد حاضرین کو اظہار خیال و سوالات کا موقعہ دیا گیا ایک پروفیسر صاحب سے دلچسپ گفتگو ہوئی۔ عورت کے درجہ، اسلام اور جنگ۔ مسلمانوں کی موجودہ حالت وغیرہ امور پر گفتگو کا سلسلہ ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا۔ برادرم چوہدری عبد اللطیف صاحب بھی موجود تھے۔ بعد میں برادرم ہر عبد اللہ کیوہنے بھی آ گئے اور گفتگو میں حصہ لیا انہوں نے تعدد ازدواج کے متعلق اسلامی تعلیم پر سوال کا جواب دیا۔ اس میٹنگ کے بعد بعض افراد نے مزید معلومات حاصل کرنے کی خواہش کا اظہار کیا یہ لیکچر ۱۷ فروری کو ہوا

براڈکاسٹ کی دعوت

برادرم ہر عبد اللہ کیوہنے کی خواہش تھی کہ ریڈیو والوں سے ہمارا رسوخ ہو جائے تا آئندہ اس ذریعہ کو بھی مناسب رنگ میں مفاد دین کے لئے استعمال کیا جا سکے جب ایک افسر نے بتایا کہ وہ ایک پروگرام تیار کریں گے جس میں برادرم لطیف صاحب اور خاکسار پاکستان کے متعلق سوالات کا جواب دیں گے تو مناسب سمجھا گیا کہ خاکسار چند مزید دن قیام کرے چنانچہ مورخہ ۱۶ر فروری کو نارتھ ویسٹ جرمن براڈکاسٹنگ سسٹم نے ہمارا ایک مقالہ ریکارڈ کیا۔ جسے ۲۴ر فروری کو یہاں کے وقت کے مطابق دس بجکر بیس منٹ پر نیز بعد دوپہر تین بجکر بیس منٹ پر نشر کیا گیا۔ سوالات کے جوابات کے ضمن میں پاکستان کی مذہبی حالت اسلامی نماز وغیرہ امور بھی بیان کئے۔ حتیٰ کہ اذان بھی دی گئی۔ یہ خدا کا فضل ہے اور نیک فال کہ وہ ریڈیو کی تاریں جو تیسری رائش کے سرداروں کی آوازوں کو دنیا کے کونوں کونوں میں پھیلاتی تھیں۔ وہی تاریں ایکبار اللہ اکبر کے نعروں سے گونج اٹھیں اذان کے عربی الفاظ برادرم لطیف صاحب نے سنائے اور بعد میں خاکسار نے ترجمہ کیا۔

ریڈیو والوں نے اس خواہش کا بھی اظہار کیا کہ وہ خاکسار کا ایک لیکچر ریکارڈ کرنا چاہتے ہیں۔ جسے چند ماہ کے بعد نشر کریں گے۔ چنانچہ خاکسار نے ایک لیکچر ۱۵ منٹ کا ریکارڈ کرایا۔ اسکے نشر کی تاریخ و وقت سے بعد میں اطلاع کی جا سکے گی۔ انشاء اللہ العزیز

متفرق

مورخہ ۲۳ر فروری کو خاکسار واپس زیورک پہنچا۔ اگلے روز ایک مصری نوجوان ملنے آئے۔ انہیں حضرت امیر المومنین کے مضامین "الکفر ملۃ واحدۃ" نیز "احمدیت کیا ہے" کا عربی ترجمہ مطالعہ کے لئے دیا ایک روز ایک نوجوان صاحب سے بائیبل کے موضوع پر مفصل گفتگو ہوئی اور قرآن کریم کی خوبیاں بھی بیان کیں۔

ایک پریس ایجنسی نے قبر مسیح ؑ کے مضمون پر مشتمل مزید معلومات بغرض اشاعت طلب کیں جو انہیں بھجوا دی گئیں۔ خدا تعالیٰ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس خواہش کو کہ قبر مسیح ؑ کا اعلان یورپ میں کیا جائے پورا کرنے کے عمدہ سے عمدہ سامان پیدا فرمائے۔ آمین

چرچ کا شاخسانہ

فروری کے آخر میں سوئٹزرلینڈ میں تبلیغی میٹنگ منعقد کرنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ جس جگہ ہم کمرہ کرایہ پر لیتے تھے انہوں نے بتایا کوئی جگہ خالی نہیں نیز یہ کہ مارچ اور اپریل میں بھی کوئی کمرہ نہ مل سکے گا۔ خاکسار کو شبہ ہوا کہ اصل میں بات کوئی اور ہو گی۔ چنانچہ مناسب رنگ میں جو تحقیق کی گئی تو پتہ چلا کہ چرچ والوں نے اس ریسٹورنٹ کے منتظمین کو ہمیں جگہ کرایہ پر دینے سے روک دیا ہے۔ اس موقعہ پر لازماً چرچ کا دعوےٰ کہ مسیح ؑ کی تعلیم ہے اپنے ہمسایہ سے محبت کر

(باقی صفحہ ۶)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مخالفت بھی صداقت کی ایک دلیل ہے

اب اس وقت بھی اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ وہ اسلام کو کل ملتوں پر غالب کرے اس نے مجھے اسی مطلب کے لئے بھیجا ہے اور اسی طرح بھیجا ہے۔ جس طرح پہلے مامور آتے رہے پس آپ میری مخالفت میں بھی بہت سی باتیں سنیں گے اور بہت قسم کے منصوبے پائیں گے لیکن میں آپ کو نصیحتاً للہ کہتا ہوں کہ آپ سوچیں اور غور کریں کہ مخالفتیں مجھے تھکا سکتی ہیں یا ان کا کچھ بھی اثر مجھ پر ہوا ہے؟ ہرگز نہیں خدا تعالیٰ کا پوشیدہ ہاتھ ہے جو میرے ساتھ کام کرتا ہے ورنہ میں کیا اور میری ہستی کیا؟ مجھے شہرت طلب کہا جاتا ہے لیکن یہ نہیں دیکھتے کہ اس فرض کے ادا کرنے میں مجھے کس قدر گالیاں سننی پڑی ہیں۔ مگر ان گالیوں کی جو وہ دیتے ہیں اور ان تکلیفوں کی جو وہ پہنچاتے ہیں۔ میں ایک لحظہ کے لئے بھی پرواہ یا خیال نہیں کرتا اور سچ تو یہ ہے کہ مجھے معلوم ہی نہیں ہوتا میرا خدا میرے ساتھ ہے اور اگر میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہ آیا ہوتا تو میری یہ مخالفت بھی ہرگز نہ ہوتی

(الحکم جلد ۵ نمبر ۲ تقریر ۲۶ر دسمبر ۱۹۰۰ء)

"انگلستان کا طریقۂ تعلیم"

جامعہ احمدیہ میں ایک دلچسپ اور پُر از معلومات تقریر

۱۷ فروری کو جامعہ احمدیہ (احمد نگر) کے ہفتہ واری اجلاس میں مکرم جناب سید محمود اللہ شاہ صاحب بی اے بی ٹی ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ نے "انگلستان میں طریقہ تعلیم" کے دلچسپ اور مفید موضوع پر نہایت معلومات افزا تقریر فرمائی۔ اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ نظم کے بعد مکرم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ نے تعارفی تقریر کرتے ہوئے علم اور طریقہ تعلیم پر قرآن و حدیث کی رو سے مختصر روشنی ڈالی اور محترم شاہ صاحب سے ان کے اصل موضوع پر تقریر فرمانے کے لئے درخواست کی۔

مکرم شاہ صاحب نے تشہد کے بعد فرمایا۔

مولانا ابو العطاء صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو حدیث (اطلبوا العلم من المهد الى اللحد) بیان کی ہے۔ میرے نزدیک اس پر انگلستان والے درحقیقت کاربند ہیں اور مسلمان اس سے بالکل غافل اور بے بہرہ ہیں۔ ہمارے ہاں عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ بچے نے آٹھویں یا دسویں جماعت پاس کر لی تو اب اس کے لئے مزید تعلیم کی کوئی ضرورت نہیں یا زیادہ سے زیادہ بی اے پاس کر لیا تو پھر یہ خیال کر لیا گیا کہ اب اور تعلیم کی کیا ضرورت ہے۔ یعنی کسی stage پر آ کر یہ سمجھ لیا جاتا ہے کہ اب اسے تعلیم کی ضرورت نہیں لیکن یورپ بالخصوص انگلستان اور امریکہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس نظریہ کی عملاً تائید کی ہے۔ اور اس سے بے انتہا فائدہ اٹھایا ہے۔ پیدائش سے لے کر آخیر عمر تک وہاں کے لوگ تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ بچوں کے والدین۔ ان کی خادمائیں اور اتائیں سب کی سب تعلیم یافتہ ہوتی ہیں اور ان میں سے ہر ایک حالات حاضرہ سے بخوبی واقف اور تقاضائے زمانہ سے اچھی طرح آشناد باخبر ہوتی ہے۔

انگلستان نے جو یہ ترقی کی ہے وہ کوئی ایک یا دو سال کی جدوجہد کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ پندرھویں صدی سے مسلسل اور متواتر بغیر کسی وقفہ کے تعلیم کے موضوع پر اس کے ماہرین بحث کرتے چلے آئے ہیں اور انہوں نے اس پر بہت زیادہ ریسرچ کی ہے حتیٰ کہ جب یورپ میں جنگیں ہوئی ہیں تو اس وقت جہاں اور قوموں نے ہنگامی حالات کی بناء پر تعلیم کو پس پشت ڈال دیا تھا۔ اور تمام جنگی تدابیر سوچی جا رہی تھیں۔ انگلستان میں پھر بھی ایسی کمیٹیاں قائم تھیں جنہیں جنگ سے کوئی سروکار نہ تھا اور ان کا صرف اور صرف یہی کام تھا کہ وہ مسلسل اور متواتر اس موضوع پر کام کریں۔ چنانچہ ۱۹۱۸ء میں جبکہ یورپ ابھی جنگ کے کچوکوں سے سسک رہا تھا۔ ایک ایکٹ پاس ہوا۔ جس میں ضروری قرار دیا گیا کہ پہلے جہاں تیرہ سال تک کی عمر کے بچے کے لئے تعلیم لازمی تھی اور عدم تعلیم کی صورت میں جرمانہ۔ فیس یا اسی قسم کی اور سزا دی جاتی تھی۔ اب یہ قانون ۱۵ سال کی عمر تک کے لئے کر دیا جائے۔ اور اب اتنی عمر تک تعلیم کا حاصل کرنا لازمی قرار دیا جائے۔ اسی طرح ۱۹۲۶ء میں ایک رپورٹ شائع ہوئی جس میں یہ ذکر تھا کہ پندرہ سال سے اوپر کے بالغوں کو کن کن طریقوں سے اور کن کن اصولوں پر تعلیم دی جائے اور اس کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر ڈالی گئی۔ یہ رپورٹ ایک ضخیم کتاب کی شکل میں ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ ان امور میں کس طرح سکیمیں بناتے اور اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے اپنی حکومت کی رہنمائی کرتے ہیں۔ اسی طرح ۱۹۳۱ء ۱۹۳۲ء اور ۱۹۳۹ء میں مختلف رپورٹیں شائع ہوئیں اور قانون بنے اور پھر اگست ۱۹۴۰ء میں ایک اور تعلیمی رپورٹ شائع ہوئی اور قانون پاس کیا گیا۔ جس کی رو سے پندرہ سال تک کی عمر کے لئے تعلیم لازمی قرار دی گئی اور منسٹر آف ایجوکیشن کو اختیار دیا گیا کہ وہ اس مدت کو بعد میں ۱۶ سال تک بڑھا دے نیز منظور کیا گیا کہ ۱۷ اور ۱۸ سال کی عمر کے لڑکوں کو کام مہیا کر کے دیا جائے اور پھر ان کے لئے لازمی ہو کہ وہ شام یا عشاء کے بعد دو گھنٹے پڑھیں۔ ساتھ ہی حکومت کو یہ ذمہ داری بھی لینی پڑی کہ وہ ان کی تعلیم کے تمام اخراجات خود برداشت کرے چنانچہ ان تمام کے لئے کتب اور سٹیشنری اور دیگر اخراجات کا انتظام حکومت کے ذمہ ہی ہوتا ہے۔ حالانکہ انگلستان میں محض میٹرک سٹینڈرڈ کی کتابوں کی قیمت ہی کم از کم چار سو روپیہ ہوتی ہے اور اگر سارے سال کا متفرق خرچ لے لیا جائے۔ تو یہ کم از کم سات آٹھ سو جا بنتا ہے۔ اسی طرح حکومت نے بچوں کی تعلیم کی ذمہ داری لی ہے۔ وہاں کے سکولوں میں بچوں کی فیس معاف ہوتی ہیں اور دوپہر کے وقت انہیں کھانا دیا جاتا ہے جو طالبعلم امیر ہوتے ہیں وہ تو کچھ رقم ادا کر دیتے ہیں۔ لیکن وہ بھی اتنی کہ اصل کا پچیس یا تیس فی صدی ہوتا ہے کھانے کے وقت وہ انہیں ایسے کھانے دیتے ہیں جو بدن کی صحیح نشوونما کے لئے ضروری ہوں۔ مثلاً دودھ وغیرہ انگلستان کے سکولوں میں ہر جگہ "ملک بارز" ہیں جہاں طلباء کے لئے دودھ کا انتظام ہوتا ہے۔ ان کا ہر ہفتہ وزن کیا جاتا ہے۔ طبی معائنہ ہوتا ہے۔ ان کے کارڈ بنے ہوتے ہیں۔ جن پر ان کے تمام ضروری کوائف درج ہوتے ہیں وہ لوگ سمجھتے ہیں کہ بچے صحیح طور پر تعلیم حاصل ہی نہیں کر سکتے جب تک ان کی غذا کا پورا اور صحیح انتظام نہ ہو گھروں میں طالبعلموں کے کھانے کے متعلق ان کو کوئی سروکار نہیں ہوتا وہ تو ہر ایک گھرانے کی اقتصادی حالت پر مبنی ہوتا ہے۔ اور نہ ہی وہ لوگ اسکے ذمہ وار ہوتے ہیں۔ لیکن انہیں یہ ضرور خیال ہوتا ہے کہ اوقات تعلیم میں وہ بچے کے ہر طرح ذمہ وار ہیں اور پانچ چھ گھنٹے جو انکے پاس بچہ رہتا ہے اس عرصہ میں تو کم از کم ضروری اور عمدہ غذا ملنی چاہیئے۔

انگلستان والوں نے تعلیم میں ترقی کے لئے مختلف قوانین بنائے اور جس طرح میں پہلے کہہ چکا ہوں انکے اس تسلسل میں کسی وقت بھی روک پیدا نہیں ہوئی دو جنگیں ہوئیں لیکن تعلیمی سلسلہ میں ان کی مہمیں اسی طرح جاری ہیں۔

انگلستان کا میزانیہ اگر دیکھا جائے تو اسمیں زیادہ خرچ تعلیم اور صحت کی مدات پر ہوتا ہے۔ دفاع پر تو ان کا ہنگامی خرچ ہوتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ تعلیم اور صحت سب سے مقدم ہے کیونکہ اگر لوگ تعلیم اور صحت کے لحاظ سے اچھے ہونگے تو قوم بھی معزز اور طاقتور ہوگی۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ نکتہ جسے ہمیں سمجھنا چاہیئے تھا یورپ والے سمجھ گئے۔ اور آج ان کی بہت سی ترقیاں اس سے وابستہ ہیں۔

یورپ میں تین سال کی عمر سے تعلیم شروع کیجاتی ہے۔ اور ان کے لئے نرسری سکولز جاری کئے جاتے ہیں۔ وہاں کی استانیوں کا بیان ہے کہ بچے گھروں میں رہنا پسند نہیں کرتے وہ ہر وقت یہی چاہتے ہیں کہ وہ سکول میں رہیں۔ سکول میں انکے لئے ہر قسم کا انتظام ہوتا ہے اور وہاں کی تعلیم کو بچے دراصل کھیل سمجھتے ہیں۔ اور کھیل کھیل میں ہی علم بھی حاصل کئے جاتے ہیں وہاں انہیں ہر دو گھنٹے کے بعد دودھ دیا جاتا ہے۔ پھل دیئے جاتے ہیں۔ انہیں وہاں سلایا جاتا ہے وہیں انکے لئے بستروں کا انتظام ہوتا ہے انہیں سکھایا جاتا ہے کہ بستر کسطرح تہہ کیا جاتا ہے اور اگر کسی بچے کی چادر پر داغ پڑ جائے تو اسے سزا دیجاتی ہے۔ اسی طرح اگر اسکی میز کی چادر پر داغ پڑ جائے تو اسے نہایت معیوب خیال کیا جاتا ہے اور اسکی سزا اسے یہ دی جاتی ہے کہ اسے ایک ایسی میز ملتی ہے جس پر میز پوش نہیں ہوتا میں نے خود ایسے بچے کو روتے ہوئے دیکھا ہے جسے ایسی میز بطور سزا کے دی گئی تھی۔ کیونکہ ان بچوں کے نزدیک اس سے بڑھکر اور ذلت کیا ہوگی۔ چنانچہ اس طرح وہاں طلباء خوش رہتے ہیں انہیں وہ ضروری اشیاء جو گھروں میں انہیں حاصل نہیں ہو سکتیں وہاں مہیا کی جاتی ہیں۔ بچے وہاں کی گھر گھر کی بھی نہیں سمجھتے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ ضرور کوئی ہمارا ہی قصور ہوگا ہے ورنہ ہمیں یہ سزا نہ ملتی۔ تین سے پانچ سال کی عمر کے بچوں کے لئے ایسے سکولوں میں انتظام ہے۔ پھر گورنمنٹ ان کا چارج لے لیتی ہے اور ۵ سال سے ۱۴ سال تک انہیں پڑھاتی ہے۔ انگلستان کے سکولوں میں اس عمر تک کم از کم پندرہ مضامین پڑھائے جاتے ہیں۔ یہاں پر تو عام طور پر حساب الجبرا جیومیٹری یا تاریخ اور جغرافیہ کو ایک ہی مضمون سمجھتے ہیں۔ لیکن وہاں حساب الگ۔ الجبرا الگ اور جیومیٹری الگ مضمون ہے اور اسی طرح یہاں کے جغرافیہ تاریخ کی طرح تاریخ اور جغرافیہ ایک مضمون نہیں۔ بلکہ تاریخ وہاں ایک مستقل اور الگ مضمون ہے اور جغرافیہ ایک الگ۔ وہاں کے سکولوں میں دینی تعلیم کا بھی انتظام ہے۔

انگلستان میں سکول عام طور پر دو قسم کے ہوتے ہیں ایک پبلک سکول یا پرووائڈڈ سکول۔ انگلستان کے ۸۲% لوگ ان پبلک سکولز میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ سکولز کی دوسری قسم والنٹری پرائیویٹ سکول یا نان پرووائڈڈ سکول ہے جنہیں گورنمنٹ گرانٹ دیتی ہے ان کا کورس سات سال سے شروع ہوتا ہے۔ جنگ کی وجہ سے ان سکولز کی عمارتیں برباد ہو گئیں تھیں لیکن انہیں اب پھر تعمیر کیا جا رہا ہے ۷ سے ۱۴ سال تک عمر میں ۷ جماعتیں ہوتی ہیں۔ اور تین ڈیپارٹمنٹ جن میں پہلا جونیئر اور دوسرا انٹرمیڈیٹ ہوتا ہے۔

گیارہ سال کی عمر کے بعد بچے کا امتحان لیا جاتا ہے۔ اور بچے کے قویٰ کی استعداد کو دیکھا جاتا ہے اور بچے کے رجحان کا اندازہ لگایا جاتا ہے کہ اسکو کس علم سے زیادہ دلچسپی ہے۔ جب نتیجہ نکلتا ہے۔ تو اگر وہ دستکاری کی طرف مائل ہو تو اسے سنٹرل سکولز میں داخل کر دیا جاتا ہے۔ جہاں انہیں شارٹ ہینڈ یا دیگر قسم کے اہم پیشے سکھائے جاتے ہیں اور جو طلباء اچھے نمبر لیتے ہیں انہیں سیکنڈری سکولز میں بھیج دیا جاتا ہے۔

وہاں ہفتہ میں انگریزی کی پانچ گھنٹیاں ہوتی ہیں ہر گھنٹی ۴۵ منٹ کی ہوتی ہے وہاں کے سکولوں میں پڑھنا (Reading) ایک علیحدہ مضمون ہے جس کی ایک الگ گھنٹی ہوتی ہے اور اس میں یہ سکھایا جاتا ہے۔ کہ پڑھا کس طرح جاتا ہے۔ کس حرف پر یا عرف کے کس حصہ پر زیادہ یا کم زور دینا چاہیئے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ بچہ جو پڑھ رہا ہے آیا وہ سمجھ کر پڑھ رہا ہے یا یونہی طوطے کی طرح فر فر الفاظ ادا کر رہا ہے۔

اسی طرح فزیکل ایجوکیشن بھی انکے ہاں علیحدہ مضمون ہے یہاں تو ڈرل کو محض چند ورزشوں کا نام سمجھا جاتا ہے۔ لیکن انگلستان میں وہاں کے لوگ یہ بتاتے ہیں کہ ان کی ہر حرکت کا کیا فائدہ ہے اور ان کی ہر حرکت کونسے عضو پر کیا مفید اثر ڈال رہی ہے اسی طرح حفظان صحت کے سلسلہ میں طلباء کو وہاں رقص بھی سکھایا جاتا ہے اسلام کا نقطہ نظر تو بیشک اور ہے لیکن وہاں کے لوگوں نے اسے بھی فزیکل ایجوکیشن کا ہی حصہ قرار دیا ہے۔ رقص میں ان کے نزدیک کئی ورزشیں ہیں۔ جن میں کوئی کندھے کے نقص کو دور کرتی ہے۔ کوئی پھیپھڑوں اور معدہ کے لئے مفید ہے اور کوئی ٹانگوں کی خرابی کو دور کرتی ہے اور اسیطرح چلتے وقت کبڑے پن کو دور کرنے کے لئے بھی انکے ہاں رقص میں ایک خاص قسم کی ورزش ہے اور اسے تعلیم کا ایک لازمی حصہ قرار دیا جاتا ہے چنانچہ ہر طالبعلم کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ اس میں حصہ لے۔

لڑکیوں کیلئے انکے سکولوں میں انہیں سینا پرونا اور کھانا پکانا سکھایا جاتا ہے اور لڑکی کیلئے یہ بھی ضروری ہوتا ہے کہ وہ جانے کہ گھر کے اخراجات کو کس طرح چلایا جاتا ہے اور کس طرح تھوڑی آمد میں اچھی اچھی غذا مہیا کی جا سکتی ہے۔ انگلستان کا ہر شخص خواندہ ہے۔ آپ اگر کسی ہوٹل میں چلے جائیں تو آپ شاید دھوکہ کھا جائیں کہ ہوٹل میں کام کرنیوالی لڑکی خود مالک کی لڑکی ہے یا کوئی معمولی خادمہ وہ ایسی کہ آپ جب اس سے بات کرینگے

تو آپ کی وسعت معلومات سے حیران رہ جائیں گے۔ بچوں والے نشانوں والے اور بوڑھے ڈرائیور ہر ایک انسان اخبار خرید کر پڑھتا ہے۔ اور حالات حاضرہ سے واقف رہتا ہے ان میں سے ہر شخص اپنے ووٹ کو ایک نہایت قیمتی امانت سمجھتا ہے۔ اور سمجھتا ہے کہ میرے ووٹ پر حکومت کا دارومدار ہے۔ اور اگر اس کا ناجائز استعمال ہوا۔ تو گویا یہ قوم سے غداری ہوگی۔ ان میں سے ہر ایک کسی نہ کسی سیاسی پارٹی کا ممبر ہوتا ہے۔ اپنی ہی پارٹی کا اخبار خریدتا ہے۔ اور اس کے لیڈرو نوٹس کے ذریعہ اپنی پارٹی کے مقصد اور حالات سے واقف رہتا ہے۔ انگلستان کے اعداد و شمار کے مقابل پر پاکستان کے اعداد و شمار تعلیمی لحاظ سے صفر کے برابر ہیں۔ لیکن خدا کا فضل ہے کہ جماعت احمدیہ میں بہت حد تک اس کی کوئی نہ کوئی نسبت ضرور ہے۔ جماعت کے اکثر افراد کم از کم قرآن شریف پڑھ سکتے ہیں۔ اور اردو پڑھنے لکھنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔

انگلستان میں نئے داخلے ستمبر کے مہینہ سے ہوتے ہیں۔ ۵ سال کی عمر میں بچے کو جن سکولوں میں داخل کیا جاتا ہے۔ وہاں نئی کلاس کے اساتذہ اپنی کلاس کے کمرے کو نہایت خوبصورت بناتے ہیں۔ سکولوں میں ستمبر سے پہلے دو یا اڑھائی ماہ کی رخصتیں ہوتی ہیں۔ وہ اس تمام عرصہ میں اپنے کمرے کی زینت و زیبائش میں مصروف رہتے ہیں۔ اور اس مدت میں اپنے کمروں کو نہایت خوبصورت نقشوں۔ رنگین تصویروں اور دلچسپ اشیاء سے سجاتے ہیں۔ کمرے میں ایک بہت بڑی میز ہوتی ہے۔ جس کے اردگرد کرسیاں رکھی ہوتی ہیں۔ ڈرائنگ کی نہایت عمدہ اور خوبصورت کتابیں اس پر دھری ہوئی ہوتی ہیں۔ جن میں بچپن کی عمدہ عمدہ کہانیاں اور دلچسپ تصویریں ہوتی ہیں۔ ساتھ ہی کمرے میں ورکنگ ٹیبل (Work Table) رکھی ہوتی ہے۔ جہاں بڑھئی کے چند اوزار رکھے ہوتے ہیں۔ بلائی ووڈ بھی ساتھ ہوتی ہے۔ چند چھریاں اور چاقو موجود ہوتے ہیں۔ ایک جگہ ڈبہ میں رنگ دار چاک۔ ڈرائنگ کی ایک خوبصورت کاپی اور اس قسم کا اور سامان بھی ہوتا ہے۔ پانی کے جانور اور پھول وغیرہ بھی ہوتے ہیں۔ حقیقت میں وہ ایک کمرہ نہیں ایک باغ ہوتا ہے۔ جس میں طبیعت کے تنوع کے لئے ہر قسم کا سامان ہوتا ہے۔ جب کوئی نیا طالب علم آتا ہے تو اس کی استانی یا استاد اس سے بہت دیر تک تعارف حاصل کرتا رہتا ہے۔ پھر جب طالب علم وہاں کمرہ میں داخل ہو کر اپنی مرضی اور طبیعت کے رجحان کے مطابق کوئی کام شروع کر دیتا ہے۔ تو استانی اسے دیکھتی ہے۔ اور خواہ وہ کام کتنا ہی بھونڈا کیوں نہ ہو۔ وہ اسے داد دیتی ہے اور بعض اوقات جب وہ ہنستی ہے۔ تو وہ بھی ایسے انداز میں کہ جس سے اس کی حوصلہ افزائی ہو۔ وہاں طالب علم کی روز انہ ڈائری رکھی جاتی ہے کہ اس نے آج یہ کام کیا ہے۔

انگلستان میں دس یا پندرہ طلبہ کے لئے ایک استاد ہوتا ہے۔ اور ان کی نہایت معقول تنخواہیں ہوتی ہیں۔ معلمی کے پیشہ کو نہایت معزز اور مکرم سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اس کے برعکس پاکستان یا ہندوستان میں اس پیشہ کو ذلت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ ہمارے ہاں تو استاد بننا نہایت آسان ہے۔ مڈل پاس ہوا تو استاد بن گئے۔ انگلستان میں استاد بننا آسان نہیں۔ استاد بننے والے شخص کا پہلے ان سے ریکارڈ دیکھتے ہیں۔

یہاں کے گریجوایٹ یورپ کے معیار کے مقابلہ پر کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتے۔ پاکستان یا ہندوستان کے لوگ جو انگلستان میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے جاتے ہیں۔ وہ ہمیشہ یہی ذکر کرتے ہیں۔ کہ انہیں وہاں یہ بڑی شرمندگی ہوتی ہے کہ جب ان سے پوچھا جاتا ہے۔ کہ آپ کون کون سے علم کے ماہر ہیں۔ تو وہ صرف کسی ایک علم کا نام لے دیتے ہیں۔ حالانکہ وہاں کے لوگ تین تین چار چار علوم کے ماہر ہوتے ہیں۔ اور کوئی نہ کوئی ہنر ضرور جانتے ہیں سنگاپور کے گورنر جنرل نے مجھے ایک دفعہ اپنی ملاقات میں اپنا جوتا دکھلایا اور کہا کہ میں نے یہ خود بنایا ہوا ہے۔ کینیا میں ڈاکٹر چیپلے جو دل کے امراض کے بہت بڑے ماہر تھے۔ اور جو بین الاقوامی شہرت کے مالک تھے۔ یورپ سے ریٹائر ہو کر آئے۔ تو کینیا میں زمین خرید لی۔ وہاں وہ اپنے گھر کے لئے اور دوستوں کو تحائف دینے کے لئے خود فرنیچر تیار کرتے تھے۔ انہوں نے پھولوں کی نشوونما کے متعلق کوئی سات سو صفحات سے زائد ایک کتاب لکھی ہے۔ جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ شاید کوئی ڈاکٹر نہیں بلکہ کوئی باغبان ہیں جب میں ان سے ایک دفعہ ملنے گیا۔ تو وہ نعمت خانہ بنا رہے تھے وہ لوگ جب ریٹائرڈ ہو جاتے ہیں۔ تو اپنا کوئی نہ کوئی شغل اختیار کر لیتے ہیں۔ لیکن ہمارے ہاں پنشن لینے کے بعد آدمی اپنی زندگی کی کوئی قیمت نہیں سمجھتا۔ اور بیکار رہنے پر ہی اکتفا کر لیتا ہے۔

ان حالات کے مقابلہ پر ہمارے ہاں یہ قانون ہے۔ کہ ہم پچاس طلبہ تک کلاس کا دوسرا فریق نہیں بنا سکتے۔ اور جب تک اوسط حاضری کسی کلاس کی اکٹھا ون یا ساٹھ نہ ہو تب تک دوسرا فریق نہیں بنایا جا سکتا۔ ہمارے ہاں اگر سب سے کم خرچ اگر کسی مد پر ہوتا ہے۔ تو وہ تعلیم اور صحت ہے حالانکہ انگلستان میں اس کا بالکل الٹ ہے۔ ہمارے ہاں نہ سکول کافی ہیں نہ ہسپتال۔ نہ نرسیں ہمیں میسر ہیں اور نہ ڈاکٹر۔ لیکن انگلستان کے ہر گاؤں میں ضرور سکول ہوتا ہے۔ وہاں کے گاؤں کو Hamlet کہتے ہیں اس میں پچاس کے قریب گھر ہوتے ہیں۔ اور کوئی ڈیڑھ سو کے قریب آبادی۔ وہاں تمام کی تمام ضروری اشیاء موجود ہوتی ہیں۔ لیکن ہمارے ہاں میلوں تک کوئی سکول نہیں ملتا۔ اور اگر کوئی پرائمری سکول ہے بھی تو اس کے طالب علم اور استاد کیا کرتے ہیں۔ یہ خود وہاں جا کر معلوم کیا جا سکتا ہے۔

محترم شاہ صاحب کی تقریر کے خاتمہ پر بعض دوستوں کی طرف سے استفسارات کئے گئے۔ جن کے جوابات محترم شاہ صاحب نے دیئے۔ مکرم مولانا رحمت خان صاحب قائمقام نے اس موقعہ پر مختصر مگر دلچسپ تقریر فرمائی۔ اجلاس کے خاتمہ پر مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب نے محترم شاہ صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے طلبہ و اساتذہ کو تلقین کی کہ بیشک ہمارے موجودہ حالات ایسے ہیں۔ کہ ہم فوراً ان ترقی یافتہ سکیموں پر عمل پیرا نہیں ہو سکتے۔ لیکن ہمارا مقصد تو بہرحال اعلائے کلمۃ اللہ اور اشاعت دین ہے۔ لہذا ہمیں ہر حال میں اپنا فرض ادا کرنے کی طرف توجہ دینی چاہیئے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہنا چاہیئے۔ کہ ان ظاہری ذرائع و اسباب کی عدم موجودگی میں بھی ہمیں صحت حوصلہ اور شکر کے ساتھ کام کرنے کی توفیق بخشے اور ہمارا اصل مقصد ہر وقت ہمارے سامنے رہے۔

چندہ حفاظت مرکز اور ہماری ذمہ داریاں

خدا تعالیٰ نے قادیان کو جماعت احمدیہ کا مرکز مقرر فرمایا ہے۔ اور جن حالات میں ہمیں اس سے جدا ہونا پڑا وہ کسی احمدی سے پوشیدہ نہیں۔ جماعت احمدیہ کو اس بات پر بجا طور پر فخر حاصل ہے۔ کہ ان کے مقدس مقام کی حفاظت کرنے کے لئے ۳۱۳ احمدی وہاں موجود ہیں۔ جو درویشانہ زندگی بسر کر رہے ہیں۔ یہ امر بھی دوستوں پر واضح ہے کہ وہاں وہ کوئی کاروبار نہیں کر رہے۔ اور نہ ہی حالات اجازت دیتے ہیں۔ کہ کوئی کام کر سکیں۔ اس صورت میں جماعت پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اس کے متعلق ہر احمدی کو اپنے دل میں سوچنا چاہیئے۔ کہ وہ کیا ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو چکا ہے۔ اگر نہیں تو وہ کس سوچ میں ہے۔ کیا اس کے نزدیک اب قادیان کی حفاظت کی ضرورت نہیں۔ اگر اس کا دل شہادت دے کہ ضرورت ہے۔ اور یقیناً ہے تو اسے اپنے ذمہ کی چندہ حفاظت مرکز کی ادائیگی جلد کر دینی چاہیئے۔ اور جو اصحاب اس فرض سے سبکدوش ہو چکے ہیں۔ ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنی جماعت کے دوسرے احباب کو بھی تحریک کر کے اس چندہ کی وصولی کرانے میں مدد دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ (نظارت بیت المال)

ضروری اعلان

میرے علم میں دو تین واقعات ایسے آئے ہیں۔ کہ بعض نوجوان جو آوارہ مزاج ہیں۔ سلسلہ کے ذی مقدرت اور مخیر بزرگوں سے جھوٹ بول کر اور غلط واقعات بتا کر مالی امداد کے طالب ہوتے ہیں۔ اس لئے ایسے بزرگوں کی خدمت میں عرض ہے کہ اس قسم کے سائل جب اپنے آپ کو کسی تعلیمی ادارہ سے وابستہ ظاہر کرتے ہوں۔ تو اس ادارہ کے مدیر اعلیٰ کے پاس ایسی درخواست بھیجکر اس کی رائے پوچھ لی جائے۔ اور بغیر اس سے پوچھے کبھی بھی کسی کی مالی امداد نہ کی جائے۔ (خاکسار سید محمود اللہ شاہ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ)

رقوم بلا تفصیل اور سیکرٹریان مال

خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں تقریباً تیس چالیس ہزار روپیہ مد بلا تفصیل پڑا ہوا ہے۔ جس کے متعلق سیکرٹریان مال کو لکھا جاتا ہے۔ کہ مرسلہ رقوم کی تفصیل جلد بھجوائیں۔ اور آئندہ رقوم جلد بھجواتے وقت تفصیل ساتھ ہی روانہ کر دیا کریں۔ تاکہ دفتر کو خواہ مخواہ خط و کتابت پر وقت ضائع نہ کرنا پڑے۔ مگر افسوس ہے کہ سیکرٹریان مال اس طرف کما حقہ توجہ نہیں فرماتے۔ اگر عہدہ داران نے عجلت سے کام نہ لیا۔ تو دفتر ہذا مجبوراً ایسی رقوم کو مطابق فیصلہ مجلس مشاورت ۱۹۳۷ء بمد چندہ عام داخل کرا دے گا۔ اور اس کی تمام تر ذمہ داری عہدہ داران متعلقہ پر ہوگی۔ (نظارت بیت المال)

مرکز سلسلہ پاکستان میں پہلا سالانہ جلسہ

احباب جماعت کو یہ علم ہو چکا ہوگا۔ کہ امسال جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ سلسلہ کے نئے مرکز (ربوہ) میں ۱۵-۱۶-۱۷ اپریل ۱۹۴۹ء کو منعقد ہونے والا ہے۔ گویا کہ اب ایک ماہ باقی ہے۔ جلسہ کے ابتدائی انتظامات شروع ہو چکے ہیں۔ مہمانوں کے لئے شیڈ وغیرہ بنانے کا معاملہ بھی زیر غور ہے۔ مگر تیس چالیس ہزار نفوس کی رہائش کے لئے ایک ماہ میں مکمل انتظامات کا ہونا اگر ناممکنات میں سے نہیں تو سخت دشوار ضرور ہے۔ مگر اس کے مقابلہ میں جماعتوں کی سرد مہری بھی کم افسوس کا باعث نہیں ہے۔ سال رواں کے ختم ہونے میں دو ماہ باقی ہیں۔ اور اس مد میں صرف ۲۷,۴۴۵ روپے وصول ہوئے ہیں۔ جو متوقع اخراجات سے بہت ہی کم ہیں۔

رہائش کے علاوہ خوراک۔ روشنی۔ پانی۔ اور صفائی وغیرہ کے لئے بھی انتظامات کرنے ہیں۔ اور ہر ایک معاملہ اپنی جگہ پر ایسا اہم اور ضروری ہے۔ کہ اس کے بغیر گذارہ نہیں ہو سکتا۔ ادھر اس وادی غیر ذی زرع چٹانوں کا سلسلہ نظر پڑتا ہے۔ سیاہ رنگ کلر کی وجہ سے سفید زمین بہرحال جیسے بھی بن پڑے یہ انتظامات ہوں گے انشاء اللہ نظارت ہذا ہر ایک مخلص احمدی سے یہ خواہش کرتی ہے۔ اگر اس نے ابھی تک اپنے ذمہ کا چندہ جلسہ سالانہ ادا نہیں کیا تو اب جلد ادا کر کے انتظامات میں سہولت پیدا کرنے کا موجب بنے۔ (نظارت بیت المال)

ولادت باسعادت

کیپٹن جمال الدین صاحب گل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مڈیارہ ضلع لاہور کے ہاں اللہ تعالیٰ نے چار لڑکیوں کے بعد مورخہ ۳-۴۹ کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ کیپٹن صاحب موصوف نے بطور شکرانہ ۵/- الفضل کے لئے بھجوائے ہیں۔ صحابہ کرام اور درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ مولود کی درازی عمر اور بابرکت ہونے کے لئے دعا فرماویں۔

درخواست دعا

شریف احمد صاحب اشرف واقف زندگی کا ننھا بچہ چند روز سے شدید بیمار ہے۔ حالت تشویشناک ہے احباب دردِ دل سے دعائے صحت فرمائیں۔

بقیہ صفحہ ۴

مجھ عیسائیت کا فخر ہے یاد آگیا۔ خوشی بھی ہوئی۔ کہ آخر ان لوگوں کا ایسے ہتھیاروں پر اُتر آنا۔ انہیں دلائل سے تہیدست ثابت کرتا ہے۔ یہ پہلی بار نہیں کہ چرچ نے اس طرح دخل در معقولات کیا ہو۔ ہماری رہائش کی راہ میں۔ یہاں قیام کی اجازت میں۔ ٹریکٹ شائع کرنے کے راستہ میں روڑے اٹکائے گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہمارے بلئے کوئی دروازہ کام کرنے کا کھول دے گا۔ ہاں دین حق کی مخالفت بلکہ اس سے دشمنی و بغض رکھنے والے اپنا اجر کا حصہ کما لیں گے۔ شاہی جلوس کتوں کے بھونکنے کی کوئی پرواہ نہیں کرتا۔ اور گیدڑ بھبھکیاں اس کے تزک و احتشام میں اس کی شان جمالی و جلالی میں کوئی کمی کرنے کا موجب نہیں بن سکتیں اس ملک نے گذشتہ اڑھائی سال میں ہر طرح اسلام کی مخالفت کی ہے۔ لیکن اسلام کا شیر جو سویا ہوا تھا۔ اب جاگ چکا ہے۔ اب وہی بادشاہ ہوگا اور اس کی حکومت ہوگی۔ سوتا ہوا شیر ایک وقت تک غافل لوگوں کو اپنی طاقت کے متعلق شبہ میں رکھ سکتا ہے لیکن اب وہ وقت جاتا رہا۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

برطانیہ کے عوامی کتب خانوں پر سوا آٹھ کروڑ روپے سالانہ صرف ہوتے ہیں

اس وقت چار کروڑ کتابیں موجود ہیں!

لندن ۱۲ مارچ۔ پچھلے پچیس سال کے اندر اندر برطانیہ کے عوامی کتب خانوں نے حیرت انگیز انداز میں ترقی کی ہے۔ آج سے پچیس برس پہلے سات کروڑ ستر لاکھ کتابیں پڑھنے کے لئے دی گئیں۔ اور پچھلے سال اٹھائیس کروڑ چالیس لاکھ۔ پچیس سال پہلے کتابوں کی کل تعداد ایک کروڑ بتیس لاکھ تھی۔ آج یہی تعداد چار کروڑ تک پہنچ گئی ہے پہلے باقاعدہ کتابیں پڑھنے والے افراد بتیس لاکھ تھے۔ اب ایک کروڑ پچیس لاکھ افراد باقاعدہ کتابیں لیتے ہیں۔ پچیس سال قبل کتب خانوں پر ایک کروڑ ستاون لاکھ اکہتر ہزار روپے سالانہ صرف ہوتے تھے۔ اب یہ رقم آٹھ کروڑ بتیس لاکھ بیس ہزار تک پہنچ گئی ہے۔

وزارت تعلیم کے پارلیمنٹری سیکرٹری مسٹر ڈیوڈ ہارڈین ممبر پارلیمنٹ نے لائبریری ایسوسی ایشن میں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ہم ان لوگوں کی ضروریات پوری کرتے ہیں ۱۔ طالب علم اور ریسرچ کرنے والے نوجوان۔ ۲۔ جو لاب۔ پیشہ ور کارکن۔ شاپ اسسٹنٹ۔ جو اپنی قابلیت اور ہنر میں اضافہ کے لئے زیادہ معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ۳۔ بچے جنہیں سکول کی علم تعلیم کے علاوہ معلومات کی ضرورت ہوتی ہے۔ ۴۔ وہ مرد اور عورتیں جن کا محبوب مشغلہ یہ ہے۔ کہ وہ کچھ وقت کتب خانوں میں گذاریں۔ ۵۔ عام لوگ جو محض مسرت اور وقت کاٹنے کے لئے کچھ نہ کچھ پڑھنے کے شوقین ہیں۔

اگرچہ کئی مقامی حکام سمجھتے ہیں۔ کہ کتب خانوں کا مقصد صرف یہ ہے۔ کہ لوگوں کے نام کتابیں جاری کئے جائیں۔ اور بس لیکن بعض حکام نے کتب خانے کو اپنے قصبے کا ثقافتی مرکز بنا دیا ہے۔ مثلاً ہسٹنگز میں مطالعے کے دائرے ہیں۔ مباحثے کی مجالس قائم ہیں۔ شطرنج کے کلب موجود ہیں۔ موسیقی کا بندوبست بھی ہے۔ اور بعض محلوں میں صرف بچوں کو جمع کر کے انہیں کہانیاں سنائی جاتی ہیں۔ فلہم میں ریڈرز سرکل موجود ہیں۔ اس کے زیر اہتمام لیکچر ہوتے ہیں۔ تھیٹر کا انتظام ہوتا ہے۔ پتلیوں کے تماشے دکھائے جاتے ہیں ڈرامہ اور شاعری کے نمونے پڑھ کر سنائے جاتے ہیں۔ برسٹل میں تجارتی اطلاعاتی مرکز قائم ہے۔ جس سے مقامی تاجروں کو بڑا فائدہ پہنچا ہے۔ ایک اور جگہ چھوٹی لائبریریاں نہ مل سکیں۔ تو ایک لاری خرید لی گئی۔ اس میں پانچ ہزار کتابوں کی گنجائش ہے۔ یہ لاری ہر روز گلیوں اور بازار کے کوچوں کے چکر کاٹتی ہے۔ اور لوگ اس سے کتابیں حاصل کر کے پڑھتے ہیں۔ (ب۔ ا۔ س)

عراقی تجارتی وفد کی مصروفیتیں

کراچی ۱۲ مارچ: عراقی تجارتی مشن جس کی سرکردگی سید عبد اللہ القصاب سابق وزیر داخلہ کر رہے ہیں۔ گوناگوں تجارتی اور سماجی مصروفیتوں میں گھرا ہوا ہے کل یہ مشن خان قلات کا مہمان تھا۔ اس موقع پر دوسرے مہمانوں میں عراقی مدار المہام السید عبد القادر الجیلانی۔ سعودی عرب کے وزیر السید عبد الحمید الخطیب اور دوسرے افراد بھی مدعو تھے۔ گذشتہ شب نیشنل آئل ملز کمیٹی کی طرف سے مشن کو دعوت دی گئی تھی۔

آج صبح انہوں نے حکومت پاکستان کی وزارت تجارت کی اسٹینڈنگ کمیٹی سے ملاقات کر کے تجارتی معاملات پر طویل گفتگو کی۔ ان مذاکرات کے دوران میں عراقی مدار المہام بھی موجود تھے۔ گفتگو آئندہ ہفتہ منگل کو بھی ہوگی۔

آج رات مشن نے حکومت سندھ کی پارلیمنٹری سیکرٹری اور مرحوم گورنر سندھ کے صاحبزادے الحاج ہدایت اللہ کے ساتھ کھانا کھایا۔ (اسٹار)

مشرق اردن کی تعلیمی اسکیم

عمان ۱۲ مارچ۔ مشرق اردن کی وزارت تعلیم نے آئندہ سال کا مالی بجٹ ملک کے ہر قصبہ میں ابتدائی تعلیم کے اسکول قائم کرنے کی بنیاد پر تیار کیا ہے۔ ایک انٹرویو میں شیخ محمد امین شانکیتی نے اخبار "النصر" کو بتایا کہ نئے بجٹ اور اس کے بعد کی پانچسالہ اسکیم کی رو سے بہت سے دیہاتی اسکول بنا دیئے جائیں گے۔ اور شہروں میں ثانوی اسکولوں کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔ شاہ عبد اللہ تعلیم میں بڑی دلچسپی لے رہے ہیں۔ اور اسلامی روایات اور عربوں کی خصوصیات کی تجدید کا بہت خیال رکھا جاتا ہے۔ (اسٹار)

جنوبی افریقہ کے انتخابات پر دادو کے تاثرات

لندن ۱۲ مارچ: جنوبی افریقہ کے صوبائی انتخابات کے نتائج پر تبصرہ کرتے ہوئے جنوبی افریقہ کی ہندوستانی کانگرس کے لیڈر ڈاکٹر دادو نے جو اس وقت لندن میں ہیں کہا کہ "نتائج سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ڈاکٹر ملان کو اپنے نظریات کے متعلق متوقع حمایت حاصل نہ ہو سکی۔ لیکن اس کے باوجود وہ اپنی پوزیشن برقرار رکھنے میں کامیاب ہو گئے۔

انتخابات کے دوران میں جس نازیانہ تشدد کا اظہار کیا گیا ہے۔ اس کا اس سے بہت تعلق ہے۔

یہ بات ظاہر ہے کہ اگر جنوبی افریقہ کو کشت و خون سے پاک رکھنا ہے تو غیر سفید فام باشندوں اور صحیح زاویہ فکر کے سفید فام باشندوں کو زیادہ سخت کوشش کرنی پڑے گی۔

اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ منشور اقوام متحدہ کے مطابق بلا لحاظ رنگ و نسل جنوبی افریقہ کے تمام باشندوں کو پورے جمہوری حقوق حاصل ہوں۔ (اسٹار)

سوڈانی نمائندہ

خرطوم ۱۲ مارچ: محکمہ آبپاشی کے انڈر سیکرٹری عبد الرحمن عبدون کو بالائی نیل کی آبپاشی کی اسکیموں کی نگرانی کرنے والی کمیٹی میں سوڈان کا نمائندہ مقرر کیا گیا ہے۔ امکان ہے کہ محکمہ کے سابق ڈائریکٹر مسٹر ایلن بھی ان کے ساتھ مل جائیں گے۔ (اسٹار)

نائیجیریا میں کوئلہ کی دریافت

لندن ۱۲ مارچ:۔ اطلاع ملی ہے کہ نائیجیریا کے شمالی حصے کوئری میں کوئلہ کی دریافت ہوئی ہے۔ نیز اسی علاقہ میں معدنی تیل بھی پایا جاتا ہے۔ (اسٹار)

اعلان نکاح

۹ فروری ۱۹۴۹ء کو ماسٹر حمید العزیز صاحب واقف زندگی نے چودھری محمد شفیع صاحب ابن چوہدری نظام الدین صاحب جٹ ساہی ڈسکوی کا نکاح ثریا بیگم بنت قریشی محمد فرید صاحب مہاجر کے ساتھ مبلغ ۵۰۰ روپیہ مہر معہ زیور پر پڑھا احباب کرام اس نکاح کے جانبین کے لئے باعث برکت ہونے کے واسطے دعا فرمائیں

جاپان میں کپڑے کی صنعت کے متعلق تحقیقات

امریکہ نے برطانوی تجویز مسترد کر دی

ٹوکیو ۱۲ مارچ۔ برطانیہ نے یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ جاپان میں کپڑا تیار کرنے کی صنعت کا مطالعہ کرنے کے لئے برطانوی اور امریکی نمائندوں پر مشتمل ایک مشن مقرر کیا جائے۔ امریکی حکام نے یہ تجویز نامنظور کر دی ہے۔ برطانوی کاٹن بورڈ کے صدر سر ریمنڈ اسٹریٹ نے کچھ عرصہ پیشتر امریکہ کا دورہ کرتے ہوئے اس قسم کے مشن کی تجویز پیش کی تھی۔ جاپان کاٹن اسپنرز ایسوسی ایشن نے اس تجویز پر اظہار پسندیدگی کیا تھا۔ اور غیر سرکاری طور پر تجارتی معاہدے کی گفت و شنید کرنے کے لئے لنکاشائر کے لیڈروں کو جاپان آنے کی دعوت دی تھی۔

امریکہ نے اس تجویز کو مسترد کر دینے کی وجہ یہ بتائی ہے۔ کہ امریکی کپڑے کی صنعت کے مالکان کی جاپان میں معقول نمائندگی ہے۔ اور وہ وہاں کے حالات سے بھی اچھی طرح واقف ہیں۔ اگر سر ریمنڈ کو اب بھی اس سے دلچسپی ہے۔ تو وہ صرف برطانوی ٹیکسٹائل مشن کے جاپان جانے کی ذاتی کوشش کر سکتے ہیں۔

جاپان کاٹن اسپنرز ایسوسی ایشن نے جو لنکاشائر کے ٹیکسٹائل نمائندوں کے سرکاری دورے کی خواہشمند ہے۔ جاپان اور برطانوی ٹیکسٹائل انڈسٹری کے درمیان عملی اشتراک کی ایک تجویز پیش کی ہے وہ تجویز یہ ہے کہ جاپان اس شرط پر کہ جاپان کو جو کرگھے دئیے گئے ہیں ان کی تعداد دوگنی کر دینے کی اجازت کے لئے لنکاشائر پوری حمایت کرے۔ اپنی کپڑے کی صنعت کو دنیا کے صرف ایسے بازاروں تک محدود رکھے گا۔ جہاں لنکاشائر سے مقابلہ نہ ہونے پائے۔ جاپان کی کپڑے کی صنعت کو صرف چالیس لاکھ کرگھے دئیے گئے ہیں۔ جنگ سے قبل جاپان میں جو کرگھے کام کرتے تھے ان کی مقدار ایک کروڑ تیس لاکھ تھی۔ (استار)

ہندوستان کے لئے جرمنی کے ریلوے انجن

میونخ ۱۲ مارچ۔ اسٹار کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ ہندوستانی ریلوے نے میونخ کے قریب ایک کارخانے کو ایک سو ایکسپریس انجن تیار کرنے کا آرڈر دیا ہے۔ اس ٹھیکہ کے معنی یہ ہوں گے۔ کہ یہ کارخانہ سال بھر تک انجن سپلائی کرتا رہیگا۔ اسی کارخانے کو ایک سو مال گاڑی کے انجنوں کی تیاری کے آرڈر ملنے کی بھی امید ہے۔ (اسٹار)

جرمنی میں فولاد کی پیداوار

ڈسل ڈروف ۱۲ مارچ۔ دوران فروری میں ۶ لاکھ ۶۲ ہزار ۲ سو ۷۸ ٹن فولاد اور چار لاکھ ۸۰ ہزار ۸ سو تیس ٹن فولادی سلاخیں بنا کر جرمنی نے زمانہ بعد از جنگ میں فولاد کی پیداوار کا ایک نیا ریکارڈ قائم کر دیا ہے۔ ۵ لاکھ ۲۵ ہزار ۳ سو ۱۹ ٹن خام لوہے کی پیداوار بھی گذشتہ سال ماہ فروری کی پیداوار سے دوگنی ہے۔ فوجی حکومت کو توقع ہے۔ کہ اسال بائی زون کی لوہے اور فولاد کی صنعت اس ماہ میں ایک نیا ریکارڈ قائم کر دے گی۔ قابض حکام نے فی الحال ایک کروڑ ۷ لاکھ ٹن سالانہ زیادہ سے زیادہ فولاد کی پیداوار کی اجازت دی ہے۔ (اسٹار)

بلوچستان لیگ کونسل کا اجلاس

کوئٹہ ۱۲ مارچ۔ مسلم لیگ کے دفتر سے معلوم ہوا ہے۔ کہ بلوچستان کی صوبائی مسلم لیگ کی کونسل کا اجلاس ۲۰ مارچ کو ہوگا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ کونسل دوسری چیزوں کے علاوہ ڈیرہ غازیخان کو بلوچستان میں ملانے اور ڈسٹرکٹ بورڈ اور میونسپلٹی کے انتخابات کے سوال پر غور کرے گی (اسٹار)

آبدوز کشتیوں کا سب سے بڑا بیڑہ

لندن ۱۲ مارچ۔ دوران جنگ میں برطانیہ کے وزیر اطلاعات اور ۱۹۴۵ء میں بحریہ کے فرسٹ لارڈ مسٹر برینڈن بریکن نے روس پر گرفتار شدہ جرمن ماہروں کی مدد سے تاریخ میں آبدوزوں کا سب سے بڑا بیڑا بنانے کا الزام لگایا ہے۔ (اسٹار)

ء حکومت اور بادشاہ کے تاثرات معلوم کئے۔ سر ریجنالڈ کے نئے تقرر کے معنی یہ ہوں گے۔ کہ وہ دفتر خارجہ اور دفتر نوآبادیات دونوں کے سامنے جواب دہ ہوں گے۔

(اسٹار)

کینیا کے مویشیوں میں بیماری پھیلنے کا خطرہ

نیروبی ۱۲ مارچ۔ کینیا کے وائٹ ہائیلینڈ کے مویشیوں میں ایک خطرناک بیماری پھیل جانے کا سخت خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ جس پر بڑی تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اس بات کا خطرہ ہے۔ کہ اگر اس بیماری کا سدباب نہ کیا گیا۔ تو اس کا اثر جنوبی افریقہ کی معاشی حالت پر بھی پڑے گا۔ (اسٹار)

یمن اور برطانیہ کے تعلقات

لندن ۱۲ مارچ۔ گو برطانوی دفتر خارجہ نے اس اطلاع پر کہ برطانیہ اور یمن میں پھر سے سفارتی تعلقات قائم کرنے کے متعلق عنقریب ایک اعلان کیا جائے گا۔ رائے کا اظہار کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ لیکن یہ سمجھا جاتا ہے۔ کہ عدن کے گورنر سر ریجنالڈ چیمپن کو یمن میں برطانوی نمائندہ مقرر کیا جائے گا۔ یمن کے موجودہ امام نے گذشتہ سال نومبر میں سر ریجنالڈ کو ملاقات کرنے کے لئے بلایا تھا۔ اور اسی وقت یہ تجویز کی گئی تھی۔ کہ سر ریجنالڈ گورنر عدن برطانیہ کی نمائندگی کریں۔ اس کے بعد وہ لندن آئے۔ اور انہوں نے اس پر برطانویء

جنوبی افریقہ میں صوبائی انتخابات۔ ڈاکٹر ملان کی ناکامی

کیپ ٹاؤن ۱۲ مارچ۔ گو ابھی تک بہت سے اہم حلقہ ہائے انتخاب کے نتائج کا اعلان نہیں ہوا ہے۔ لیکن یہ امر اب ظاہر ہے۔ کہ صوبائی مجلس کے انتخابات میں گذشتہ سال کے عام انتخاب کے بعد سے نیشنلسٹوں نے کوئی خاص کامیابی حاصل نہیں کی ہے۔ ڈاکٹر ملان کو شہری حلقہ ہائے انتخاب میں قدم جما لینے کی امید تھی۔ لیکن وہ ناکام رہے ہیں۔

گذشتہ سال کے عام انتخابات کے مقابلہ میں اب کی بار یونائیٹڈ پارٹی نے زیادہ اکثریت حاصل کی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ڈاکٹر ملان کی نسلی اختلاف کی پالیسی ملک کے نزدیک قابل قبول نہیں ہے (اسٹار)

عرب مہاجرین کے لئے امداد

نیو یارک ۱۲ مارچ۔ امریکن فرینڈز سروس کمیٹی نے اعلان کیا ہے۔ کہ جنوبی فلسطین میں ۲ لاکھ عرب مہاجرین کی امداد کے لئے غذا۔ کمبل۔ حمائے رہائش اور ادویات مہیا کرنے کے سلسلے میں بڑے پیمانے پر سرگرمیاں شروع کر دی گئی ہیں۔

فلسطینی عرب مہاجرین کے لئے اقوام متحدہ کی امدادی کمیٹی سے روپیہ حاصل کیا گیا ہے۔ جس نے سامان بھی خرید کر پورٹ سعید بھیج دیا ہے۔ یہاں سے مصری فوج بغیر کسی قیمت کے اس سامان کو کوئیکر آرگنائزیشن کے پاس پہنچا دے گی۔ (اسٹار)

عمان میں چیچک کے ٹیکے

عمان ۱۲ مارچ۔ شہر میں چیچک کی کئی وارداتیں ہو جانے کی وجہ سے حکومت شرق اردن نے عمان بھر میں چیچک کے ٹیکے لگوانے کا انتظام کیا ہے۔ ٹیکے پہلے اسکولوں۔ سرکاری دفتروں اور اس کے دکانوں کلبوں۔ ہوٹلوں۔ اور پرائیوٹ مکانوں میں لگائے جائیں گے۔ (اسٹار)

بارش نے خاران کو تباہی سے بچا لیا

کوئٹہ ۱۲ مارچ۔ پانچ سال کی خشک سالی کے بعد حالیہ بارش نے ریاست خاران کو تباہی سے بچا لیا ہے۔ فارسی میں خاران کے معنی کانٹوں کی سرزمین ہیں۔ سنہ ۱۹۴۰ء میں اس کی آبادی پینتیس ہزار تھی۔ جو بیس ہزار مربع میل پر پھیلی ہوئی تھی۔ گذشتہ چند ماہ میں یہاں کی آبادی کم ہوتے ہوتے دس ہزار رہ گئی۔ کیونکہ یہاں کے باشندے قریب کے مرکزی علاقوں میں از خود منتقل ہو گئے تھے۔

نواب کو مرکزی حکومت سے قرضے لینے پڑے یہاں پانی۔ اناج اور گھاس کی بڑی قلت ہے۔ اور اس سے ریاست کا مستقبل بڑا خطرہ میں پڑ گیا ہے۔ گذشتہ تین دن میں کوئٹہ میں تین انچ بارش ہوئی۔ میٹرولوجیکل ڈیپارٹمنٹ کی پیشگوئی ہے۔ کہ آئندہ چوبیس گھنٹے میں طوفان اور گرج کے ساتھ بارش ہوگی۔ اور ابر رہے گا۔ یہاں آس پاس کی پہاڑیاں برف سے ڈھکی ہوئی ہیں۔ (اسٹار)

رالف بنچ کی دمشق میں متوقع آمد

دمشق ۱۲ مارچ۔ اقوام متحدہ کے قائم مقام ثالث ڈاکٹر رالف بنچ کے دمشق آنے کی توقع ہے۔ وہ حکومت شام کو یہودیوں کے ساتھ مذاکرات شروع کرنے کے اصول سمجھائیں گے۔ (اسٹار)

عرب لیجن نے اسرائیلی دستے کو

مار بھگایا

عمان ۱۲ مارچ۔ کل شرق اردن کے حکام نے بتایا۔ کہ منگل کے دن وادی عقبہ میں ایک اسرائیلی دستہ عقبہ سے تیس میل شمال میں شرق اردن کی سرحد کے اندر چو میل تک گھس آیا۔ لیجن نے اسے سرحد پر سے مار بھگایا۔ (اسٹار)

عرب مہاجرین کے لئے دمشق سے آٹا

دمشق ۱۲ مارچ۔ شرق اردن میں عرب مہاجرین کے لئے ۲ء

عراقی طلبا لندن جا رہے ہیں

بغداد ۱۲ مارچ۔ ۲۲ عراقی طلباء۔ زراعت جنگلات اور شہد کی مکھیاں پالنے کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے لنڈن جا رہے ہیں۔ (اسٹار)

عراق کو صحت کی فلموں کی ضرورت

بغداد ۱۲ مارچ۔ حکومت عراق نے عالمگیر صحت آرگنائزیشن سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ ہائجین پر فلمیں اور رسالے مہیا کرے (اسٹار)

عمان میں دق کا ہسپتال

عمان ۱۲ مارچ۔ نئے ہسپتال کی تعمیر کے لئے دق کی انسدادی کمیٹی نے اب تک بائیس ہزار پونڈ چندہ جمع کیا ہے۔ کئی اجلاس کے بعد کمیٹی نے طے کیا ہے۔ کہ یہ ہسپتال عمان کے قریب ایک پہاڑی زمین پر بنایا جائے۔ جہاں تازہ ہوا اور روشنی خوب مل سکے (اسٹار)

مہاجرین کے لئے عراقی امداد

بغداد ۱۲ مارچ۔ وزیر اعظم نوری السعید پاشا نے فلسطینی وفد سے ملاقات کی۔ جو سلمان بے توکان کی سرکردگی میں عراق آیا ہوا ہے۔ توکان بے نے اسٹار کو بتایا کہ انہیں اس بات کا یقین ہے۔ کہ عراقی حکومت موجودہ مالی صورت حال کے باوجود مہاجرین کی اور زیادہ امداد کرے گی۔ (اسٹار)

ء دو ہزار سات سو ٹن آٹا شام سے بھیجا جائیگا۔ (اسٹار)